قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ
يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ
قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا
فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ
اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ
الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ
شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا
فِيْهَا ۛۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى
عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ
فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ
اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾
ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ
اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾





88 قومِ شعیب کے متکبر وڈیروں اور سرداروں نے شعیب علیہ السلام سے کہا: اے شعیب! ہم تمھیں اور تمھارے پیروکاروں کو جنھوں نے تمھاری تصدیق کی، بہرصورت اپنی اس بستی سے نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے انکار کرتے ہوئے حیرت سے انھیں جواب دیا: کیا ہم تمھارے دین اور ملت میں آجائیں، گو ہم اس کے جھوٹا ہونے کا علم رکھتے ہوئے اسے ناپسند کرتے ہوں؟!

89 تب تو ہم نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا اگر ہم نے تمھارے کفرو شرک والے عقیدے کو اپنا لیا، اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اس سے نجات دی۔ ہمارے لیے کسی صورت میں بھی یہ درست اور مناسب نہیں کہ ہم تمھارے باطل دین میں واپس آجائیں۔ ہاں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بات ہے کیونکہ سب کچھ اس کی مرضی سے ہوتا ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ ہم نے اکیلے اللہ پر بھروسا کیا ہے تاکہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے اور ہمیں جہنم کی راہوں سے بچائے۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری کافر قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور حق والے مظلوم کی سرکش ظالم کے خلاف مدد فرما۔ اے ہمارے پروردگار! تو ہی سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

90 ان کی قوم کے کافر وڈیروں اور سرداروں نے، جو دعوتِ توحید کے منکر تھے، شعیب علیہ السلام اور ان کے دین سے لوگوں کو ڈراتے ہوئے کہا: اے ہماری قوم! اگر تم شعیب (علیہ السلام) کے دین میں داخل ہوگئے اور تم نے اپنا اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑ دیا تو یقیناً تم تباہ و برباد ہوجاؤ گے۔

91 چنانچہ انھیں سخت زلزلے نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں ہی میں ہلاک ہوکر گھٹنوں اور چہروں کے بل اوندھے کے اوندھے بے جان اور مردہ پڑے رہ گئے۔

92 جن لوگوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا، وہ سب ہلاک ہوگئے اور ان کی حالت یہ ہوگئی جیسے وہ اپنے گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے اور نہ انھوں نے کبھی ان سے فائدہ اٹھایا تھا۔ جنھوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا، وہی خسارے میں رہے کیونکہ انھوں نے اپنی جان و مال سب کھودیا اور ان کی قوم کے ایمان والوں کا کوئی نقصان نہ ہوا جیسا کہ شعیب علیہ السلام کو جھٹلانے والے کافر دعویٰ کرتے تھے۔ 93 جب وہ ہلاک ہوگئے تو ان کے نبی شعیب علیہ السلام ان سے منہ موڑ کر چلے گئے اور انھیں مخاطب کرکے کہا: اے میری قوم! میں نے تو اپنے رب کے احکام تمھیں پہنچا دیے تھے جن کے پہنچانے کا مجھے میرے رب نے حکم دیا تھا اور میں نے تمھاری خیرخواہی کی لیکن تم نے میری نصیحت قبول نہ کی اور نہ میری راہنمائی قبول کی، پھر اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں اور اپنے کفر پر ڈٹے رہنے والوں پر میں افسوس کروں تو کیوں کروں؟!

94 ہم نے جس بستی میں بھی کوئی نبی بھیجا اور وہاں کے باشندوں نے اسے جھٹلایا اور کفر کی راہ اختیار کی تو وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے بدحالی، فقروفاقہ اور بیماری میں مبتلا کردیا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائیں اور کفرو تکبر کی راہ چھوڑ دیں۔ یہ قریشِ مکہ اور تمام کافروں اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ تھی کہ سابقہ جھٹلانے والی قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دستور کو یاد رکھیں۔

95 پھر ہم نے اس بدحالی اور بیماری کی جگہ انھیں خیر اور بھلائی، فراوانی اور امن عطا کیا حتیٰ کہ انھوں نے افرادی اور مالی اعتبار سے خوب ترقی کی اور انھوں نے کہا: یہ تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ کبھی بدحالی آتی ہے اور کبھی خوشحالی۔ ہمارے آباء واجداد کو بھی اس سے واسطہ پڑتا رہا ہے۔ جب انھوں نے یہ ادراک ہی نہ کیا کہ یہ سزا عبرت حاصل کرنے کے لیے ہے اور جو فراوانی ملی ہے، وہ ڈھیل دینے کے لیے ہے تو ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا اور ایسے عذاب میں گرفتار کیا جس کا انھیں شعور تک نہ تھا۔

**فوائد:** ❀ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اس طرح بھی عزت سے نوازتا ہے کہ انھیں حق و باطل کی تمیز نصیب کرکے ان پر علم کے دروازے کھول دیتا ہے، نیز ایمان والوں کو نجات دے کر اور کافروں کو سزا دے کر بھی ان کی عزت افزائی فرماتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ بندوں کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ حوادثِ زمانہ سے نصیحت حاصل کریں اور جن گناہوں اور نافرمانیوں میں وہ غرق ہیں، ان سے باہر آجائیں۔

❀ شدت اور سختی والی آزمائش پر بہت سے لوگ صبر کرلیتے ہیں اور مشقت برداشت کرلیتے ہیں لیکن فراوانی اور خوشحالی کی آزمائش پر بہت کم لوگ پورے اترتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ
بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ
فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ ع اَوَلَمْ يَهْدِ 12 ع 6 2
لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ
اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾
تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا
لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَ
قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ ۙ



(96) اگر ان بستیوں کے رہنے والے جن کی طرف ہم نے اپنے رسول بھیجے، ان تعلیمات کی تصدیق کرتے جو ان کے رسول ان کے پاس لائے اور کفر و نافرمانی کا راستہ چھوڑ کر اور اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اپنے رب سے ڈرتے تو ہم ان پر ہر طرف سے خیر و برکت نازل کرتے لیکن انھوں نے تصدیق کی نہ اللہ سے ڈرے بلکہ اپنے رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا تو ہم نے انھیں اچانک اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیا جس کا سبب وہ جرم اور گناہ تھے جو وہ کیا کرتے تھے۔

(97) کیا پھر بھی یہ بستیوں والے، جنھوں نے حق کو جھٹلایا ہے، اس بات سے بے فکر اور بے خوف ہو گئے ہیں کہ کہیں ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آ پڑے جس وقت وہ آرام و سکون سے گہری نیند سو رہے ہوں؟

(98) اور کیا وہ اس بات سے بے فکر اور بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ جائے جب وہ اپنی دنیا میں مشغول ہونے کی وجہ سے غافل ہوں؟

(99) دیکھو اللہ تعالیٰ نے انھیں جو ڈھیل دی اور قوت و طاقت دے کر اور رزق کی فراوانی کر کے ان کی رسی دراز کی تو کیا ان بستیوں کے جھٹلانے والے لوگ اللہ کی خفیہ تدبیر اور گرفت سے بے فکر اور بے خوف ہو گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف تو صرف ہلاک ہونے والے ہی ہوتے ہیں اور جنھیں ہدایت کی توفیق ملی ہوتی ہے، وہ ہر وقت اللہ کی تدبیر سے ڈرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے دھوکا نہیں کھاتے بلکہ اپنے اوپر اس کا احسان سمجھ کر اس پر شکر ادا کرتے ہیں۔

(100) کیا یہ لوگ سمجھ نہیں پائے جو اپنے ان بڑوں کے جانشین بنے جو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ انھوں نے ان کی تباہی سے بھی عبرت نہیں پکڑی بلکہ ان جیسے اعمال ہی کرتے رہے۔ کیا ان لوگوں کو یہ پتہ نہیں چلا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے دستور کے مطابق انھیں بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے تباہ کر دیتا اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا، پھر کوئی نصیحت انھیں فائدہ دیتی نہ کوئی وعظ ان پر اثر انداز ہوتا۔ (101) اے رسول (ﷺ)! نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم السلام کی اقوام کی بستیوں کی باتیں، واقعات اور انبیاء کو جھٹلانے اور ان سے عداوت رکھنے اور پھر تباہی و بربادی کی خبریں ہم آپ کو اس لیے دیتے ہیں تاکہ یہ عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے سبق ہوں اور نصیحت حاصل کرنے والے ان سے نصیحت پکڑیں۔ یقیناً ان بستیوں کے رہنے والوں کے پاس ان کے رسول اپنی صداقت کے واضح دلائل لے کر آئے لیکن رسولوں کی آمد پر بھی وہ ایمان نہ لائے کیونکہ یہ بات پہلے سے اللہ کے علم میں تھی کہ وہ جھٹلانے کی راہ اختیار کریں گے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان بستیوں کے رہنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دی جنھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، ایسے ہی محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار کرنے والوں کے دلوں پر بھی مہر لگا دی ہے، لہٰذا انھیں ایمان کی توفیق نہیں ملے گی۔ (102) جن امتوں کی طرف رسول بھیجے گئے ان میں سے اکثر امتوں کو ہم نے وفا کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے تاکیدی احکام کی پاسداری کرنے والا نہیں پایا اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام ماننے والے تھے۔ ان کی اکثریت اللہ کی اطاعت گزاری سے سرکش ہی رہی۔ (103) پھر ان رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے واضح معجزات اور دلائل دے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا جو ان کی صداقت کی تائید کرنے والے تھے مگر ان لوگوں نے بھی ان دلائل و معجزات کا یکسر انکار کیا اور ان کو نہ مانا۔ اے رسول (ﷺ)! غور کیجیے کہ فرعون اور اس کی قوم کا کیا انجام ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے انھیں غرق کر کے تباہ کر دیا اور دنیا و آخرت میں انھیں لعنتی قرار دیا۔ (104) جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا اور وہ اس کے پاس آئے تو کہا: اے فرعون! میں تمام جہانوں کے پیدا کرنے والے، ان کے مالک اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والے کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

**فوائد:** ❀ ایمان اور نیک اعمال کی وجہ سے امت کو آسمان و زمین سے خیر و برکات ملتی ہیں۔
❀ پرہیزگاری اور خوشحالی میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کافروں پر انعامات کرے تو یہ ان کے لیے ڈھیل اور ان کے ساتھ چال ہے۔
❀ بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اچانک آنے والے عذاب سے بے خوف نہ ہو، کیونکہ وہ دن یا رات میں کسی وقت بھی آ سکتا ہے۔
❀ قرآن مجید سابقہ امتوں کے واقعات کو اہلِ ایمان کی ثابت قدمی اور کافروں کو ڈرانے کے لیے بیان کرتا ہے۔

حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ
مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ
بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ
فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ
لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٠٨﴾ ع 13 3 قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ
عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾
قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ
بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا
إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾
قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿١١٥﴾
قَالَ أَلْقُوا ۖ فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ
وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ
فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ ﴿١١٩﴾ وَ
أُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢١﴾



(105) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تو پھر میرے شایانِ شان یہی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں صرف حق بات کروں۔ میں تمھارے پاس واضح دلائل لایا ہوں جو میری صداقت اوراس بات کی تائید کرتے ہیں کہ میں اپنے رب کی طرف سے تمھاری طرف بھیجا گیا ہوں، لہٰذا تم نے بنی اسرائیل کو جس غلامی اور قہر وغضب میں قابو کر رکھا ہے، اس سے انھیں آزاد کر کے میرے ساتھ بھیج دو۔

(106) فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اگر تم کوئی معجزہ لائے ہو جیسا کہ تمھارا دعویٰ ہے تو اپنے دعوے کی صداقت کے لیے وہ دکھاؤ۔

(107) چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گئی جسے وہاں موجود سب لوگ دیکھتے تھے۔

(108) اور انھوں نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان یا بغل سے نکالا تو وہ ایسا سفید چمکدار تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس طرح کا سفید نہیں تھا جیسا برص کے مریضوں کا ہوتا ہے۔

(109) وڈیروں اور سرداروں نے جب اپنی آنکھوں سے لاٹھی کو سانپ بنتے اور ہاتھ کو برص کی بیماری کے بغیر سفید اور چمکدار ہوتے دیکھا تو کہنے لگے: موسیٰ تو جادو کا ٹھیک ٹھاک علم رکھتا ہے۔

(110) جو کچھ اس نے کیا ہے، اس سے اس کا ارادہ تمھیں تمھاری سرزمین مصر سے نکالنے کا لگتا ہے۔ پھر فرعون نے ان سے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مشاورت کرتے ہوئے کہا: تم لوگ مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟

(111) انھوں نے فرعون سے کہا: آپ موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو مہلت دیں اور مصر کے شہروں میں ہرکارے بھیج کر تمام جادوگروں کو اکٹھا کریں۔

(112) آپ جن لوگوں کو بھیجیں، وہ تمام شہروں سے اپنے فن کے ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لے آئیں۔

(113) چنانچہ فرعون نے جادوگروں کو اکٹھا کرنے کے لیے لوگ بھیجے۔ جب جادوگر فرعون کے پاس آئے تو انھوں نے اس سے پوچھا: اگر وہ موسیٰ پر اپنے جادو سے غالب آگئے اور فتح پالی تو کوئی بڑا اصلہ ملے گا؟ (114) فرعون نے انھیں جواب دیا: ہاں، یقیناً تمھیں بہت بڑا معاوضہ اور انعام ملے گا اور تم میرے مقربین (درباریوں) میں بھی شامل ہو جاؤ گے۔

(115) جادوگروں نے موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کے یقین کی بنا پر بڑے متکبرانہ انداز میں کہا: اے موسیٰ! تمھیں اختیار ہے کہ پہلے تم اپنے جس فن کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہو، کرو یا ہم ابتدا کریں۔

(116) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی مدد ونصرت کے پورے یقین سے، ان کی پروا کیے بغیر، جواب دیا: تم اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکو۔ جب انھوں نے وہ پھینکیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا کہ وہ صحیح طور پر جان ہی نہ سکے اور انھوں نے لوگوں کو مرعوب کر دیا اور ناظرین کے مطابق جادو کا بہت بڑا مظاہرہ کیا۔

(117) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور کلیم موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ! اپنا عصا پھینکو۔ انھوں نے وہ پھینکا تو وہ بہت بڑا سانپ بن کر ان کی رسیاں اور لاٹھیاں نگلنے لگا جنھیں وہ حقائق مسخ کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے اور لوگوں کو یہ دھوکا دیتے تھے کہ یہ دوڑتے ہوئے سانپ ہیں۔

(118) چنانچہ حق غالب آگیا اور موسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے دین کی صداقت واضح ہوگئی اور جادوگر جو جادو لائے تھے، اس کا باطل ہونا کھل کر سامنے آگیا۔

(119) وہ مغلوب ہوئے اور شکست کھا گئے۔ اس اجتماع میں موسیٰ علیہ السلام ان پر غالب آگئے اور فرعونی خوب ذلیل وخوار ہو کر لوٹے۔

(120) جادوگروں نے جب اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا مشاہدہ کیا اور واضح نشانیاں دیکھیں تو بے اختیار اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے سجدے میں گر گئے۔

(121) جادوگروں نے کہا: ہم تمام مخلوقات کے رب پر ایمان لائے۔

**فوائد:** ❀ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ورحمت ہے کہ اس نے ہر نبی کو وہ معجزہ دیا جس کا ادراک اس کی قوم کرسکتی تھی اور کبھی تو معجزہ اسی چیز کے متعلق ہوتا جس میں انھیں مہارت حاصل ہوتی تھی۔

❀ بلاشبہ فرعون ذلیل، ناکارہ اور عاجز وبے بس بندہ تھا (رب نہیں تھا) ورنہ اسے موسیٰ علیہ السلام کو زیر کرنے کے لیے جادوگروں سے مدد لینے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

❀ ان آیات سے معلوم ہوا کہ جادوگر شیاطین سے رابطوں کے باوجود کمزور اور محتاج تھے، اس لیے انھوں نے فرعون سے معاوضے اور عزت وشرف کی درخواست کی۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ
اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا
14 ع 18 4 جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ
الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ
وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۣ
يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٨﴾
قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ
قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي
15 ع 3 5 الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾



(122) جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا بھی رب ہے۔ جو اکیلا عبادت کا مستحق ہے، اس کے سوا لوگوں کے خود ساختہ معبود عبادت کے مستحق نہیں ہیں۔

(123) جب وہ اکیلے اللہ پر ایمان لے آئے تو فرعون نے انھیں دھمکی دیتے ہوئے کہا: تم نے میری اجازت کے بغیر ہی موسیٰ کی تصدیق کر دی؟ تمھارا موسیٰ اور اس کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا سراسر دھوکا اور چالبازی ہے جو تم نے اور موسیٰ نے مل کر شہریوں کو یہاں سے نکالنے کے لیے کی ہے۔ اے جادوگرو! تمھیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ تمھیں کیسی سزا سے دوچار ہونا پڑے گا۔

(124) میں تم میں سے ہر ایک کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں ضرور کاٹوں گا، پھر میں تمھیں عبرتناک سزا دینے اور تمھاری اس صورت حال کا مشاہدہ کرنے والے ہر شخص کو ڈرانے کے لیے تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔

(125) جادوگروں نے فرعون کی دھمکیوں کا جواب دیتے ہوئے کہا: ہم اپنے اکیلے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، لہٰذا ہمیں تیری دھمکیوں کی کوئی پروا نہیں۔

(126) اور اے فرعون! تو نے اس کے سوا ہم میں کیا عیب اور برائی دیکھی ہے کہ ہم نے اپنے رب کی ان نشانیوں کو مان لیا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے سے ہمارے پاس آئی ہیں۔ اگر یہ گناہ اور معیوب کام ہے تو وہ ہم نے ڈنکے کی چوٹ کیا ہے، پھر انھوں نے گڑگڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل فرما تاکہ ہم حق پر ڈٹ جائیں۔ ہماری موت اسلام پر آئے اس طرح کہ تیرے احکام کو ماننے والے اور تیرے رسول کی پیروی کرنے والے ہوں۔

(127) قومِ فرعون کے وڈیروں اور چودھریوں نے فرعون کو موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کے خلاف بھڑکاتے ہوئے کہا: اے فرعون! کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو یوں ہی رہنے دیں گے کہ وہ زمین میں فساد پھیلاتے پھریں اور آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کیے رہیں اور اکیلے اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے رہیں؟! فرعون نے کہا: ہم ابھی بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور ان کی بیٹیوں کو خدمت کے لیے باقی رکھیں گے۔ ہم ہر طرح سے ان پر غالب اور ان پر پورا کنٹرول رکھتے ہیں۔ (128) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو تاکید کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم! تکلیف اور پریشانی دور کرنے اور نفع لینے کے لیے اکیلے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور جس آزمائش میں تم مبتلا ہو، اس پر صبر کرو کیونکہ زمین اکیلے اللہ کی ہے، فرعون یا کسی دوسرے کی نہیں کہ اس میں حکم چلائے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے لوگوں میں طاقت واقتدار کا ردوبدل کرتا رہتا ہے لیکن زمین میں اچھا انجام ایمان والوں ہی کا ہوتا ہے جو اپنے رب کے احکام مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں۔ ان پر جیسی بھی مشکلات اور آزمائشیں آئیں، آخر کار خیر اور بھلائی انھی کا مقدر ہے۔ (129) موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کے لوگوں نے اُن سے کہا: اے موسیٰ! آپ کی آمد سے پہلے بھی ہم فرعون کے ہاتھوں آزمائش کا شکار رہے کہ وہ ہمارے بیٹوں کو قتل کرتا رہا اور ہماری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتا رہا اور اب آپ کے آنے کے بعد بھی یہی صورت حال ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے انھیں حالات کے سدھرنے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: امید ہے تمھارا رب تمھارے دشمن فرعون اور اس کی قوم کو جلد تباہ کر دے گا اور ان کے بعد تمھیں اقتدار دے گا اور پھر دیکھے گا کہ تم شکر گزاری والے کام کرتے ہو یا ناشکری والے۔ (130) پھر ہم نے قومِ فرعون کو خشک سالی اور قحط کی سزا دی اور پھلوں اور غلے کی کمی میں مبتلا کر دیا کہ شاید وہ سمجھ جائیں، اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر لیں اور اس بات سے نصیحت حاصل کریں کہ یہ جو کچھ ان کے ساتھ پیش آیا ہے، یہ انھیں ان کے کفر کی سزا ملی ہے۔

**فوائد:** ❀ جادوگروں کے کردار اور پوری جرأت و بہادری سے ایمان کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب خواہشاتِ نفس سے آزاد ہو اور صحیح عقل سے غور وفکر کرے تو دلائل دیکھ کر ایمان لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ❀ جنگوں، آزمائشوں اور مشکلات میں سب سے زیادہ صبر کرنے والے، باہمت اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرنے والے اہلِ ایمان ہی ہوتے ہیں۔ ❀ بادشاہوں کے درباری اور وظیفہ خور ہمیشہ انھیں اہلِ ایمان کے خلاف اکساتے ہیں کیونکہ بادشاہ کی بقا سے ان کے مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ ❀ بارشیں نہ ہونے اور قیمتیں بڑھنے کا ایک سبب ظلم وفساد کا عام ہونا ہے۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ
مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ فَاَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا
وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى
اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا
غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا
مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿١٣٧﴾



(131) جب فرعون کی قوم کو شادابی، پھلوں کی فراوانی اور ارزانی نصیب ہوتی تو کہتے: یہ چیزیں تو ہمیں ملنی ہی تھیں کیونکہ ہم ان کے حقدار اور ان کے لیے خاص ہیں اور اگر قحط سالی یا بیماریوں کی بہتات وغیرہ کی صورت میں ان پر آزمائش اور مصیبت آجاتی تو اسے موسیٰ اور بنی اسرائیل میں سے ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے، حالانکہ ان پر ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے آتی تھی۔ اس میں ان کا یا موسیٰ علیہ السلام کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا تھا، تاہم موسیٰ علیہ السلام کی ان کے خلاف بددعا کا اثر ضرور تھا۔ لیکن ان کی اکثریت اس سے لاعلم تھی اور وہ اس تکلیف اور آزمائش کو غیر اللہ کی جانب منسوب کرتے تھے۔

(132) فرعون کی قوم نے حق سے دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: تم جو آیت اور دلیل بھی ہمارے پاس لے آؤ اور ہمارے مذہب کو باطل قرار دینے اور ہمیں اس سے پھیرنے کے لیے جو معجزہ بھی پیش کر دو اور اپنی صداقت کے لیے جو کچھ لے آؤ، ہم ہرگز اس بارے میں تمھاری تصدیق نہیں کریں گے۔

(133) پھر ہم نے ان کی تکذیب اور ان کی دشمنی کی سزا دینے کے لیے ان پر بہت زیادہ پانی چھوڑ دیا جس سے ان کی کھیتیاں اور پھل ڈوب گئے، پھر ہم نے ان پر ٹڈیاں بھیجیں جنھوں نے ان کی فصلیں ویران کر دیں اور ہم نے ان پر کیڑے مسلط کیے جو کھیتی برباد کرتے ہیں یا انسانوں کے بالوں میں تکلیف دینے والی جوئیں پیدا کر دیں۔ ہم نے ان پر مینڈکوں کا عذاب نازل کیا۔ ان کے برتنوں، بستروں اور کھانے پینے کی چیزوں میں ہر طرف مینڈک ہی مینڈک ہو گئے۔ پھر ہم نے ان پر خون کا عذاب اتارا تو ان کے کنوؤں اور دریاؤں کا پانی خون میں بدل گیا۔ یہ سب ہم نے یکے بعد دیگرے وقفے وقفے سے الگ الگ واضح نشانیاں بھیجیں۔ لیکن اتنی سزاؤں کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرنے سے دور ہی ہوتے گئے۔ وہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے لوگ تھے۔ وہ نہ تو باطل چھوڑنے والے تھے اور نہ حق قبول کرنے والے تھے۔ (134) مذکورہ نوعیت کا جب بھی کوئی عذاب ان پر آتا تو موسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کرتے اور ان سے درخواست کرتے: اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ یہ عذاب ہم سے دور کر دے کیونکہ اس نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا ہے اور توبہ کی صورت میں عذاب دور کرنے کا آپ سے وعدہ کیا ہے۔ اگر یہ عذاب ہم سے ٹل گیا تو ہم ضرور آپ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی آزاد کر کے آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔ (135) انھیں غرق کرنے سے پہلے جب ہم ایک مقررہ وقت کے لیے ان سے عذاب دور کر دیتے تو انھوں نے حق کی تصدیق کرنے اور بنی اسرائیل کو ساتھ بھیجنے کا جو عہد کیا ہوتا، اسے توڑ دیتے۔ اس طرح وہ اپنے کفر پر قائم رہے اور بنی اسرائیل کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہ بھیجا۔ (136) پھر جب ان کی تباہی کا مقرر وقت آپہنچا تو ہم نے ان پر اپنا عذاب نازل کیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے اور شک وشبہ سے پاک حق سے منہ موڑنے کی وجہ سے انھیں سمندر میں ڈبو دیا۔ (137) اور ہم نے انھی بنی اسرائیل کو زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا مالک بنا دیا جنھیں فرعون اور اس کی قوم ذلیل کرتے تھے۔ مشرقوں اور مغربوں سے مراد شام کے علاقے ہیں۔ یہ وہی علاقے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ کھیتی اور عمدہ پھلوں کی کثرت سے برکت دی۔ اے رسول! آپ کے رب کا نیک وعدہ پورا ہو گیا۔ یہ وعدہ درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں مذکور ہے: ''اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنھیں زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا، اور انھیں پیشوا بنائیں، اور انھیں (ملک مصر کے) وارث بنائیں۔'' (القصص 5:28) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس صبر کے بدلے زمین میں اقتدار بخشا جو انھوں نے فرعون اور اس کی قوم کی طرف سے تکلیفیں پہنچنے پر کیا تھا اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کے بنائے ہوئے بلند و بالا محلات اور ان کے کھیت باغات سب تباہ و برباد کر دیے۔

**فوائد:** ❀ خیر و شر اور نیکیاں اور برائیاں سب اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے تحت ہوتی ہیں۔ کوئی بھی چیز اس سے خارج نہیں۔ ❀ فطری ایمان اور توحید کا تقاضا ہے کہ لوگ مشکلات اور مصائب میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ❀ مومن کی بھلائی اس میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور مخلوق کے بارے میں اس کے قوانین اور ان کے اسباب و نتائج میں غور و خوض کرے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی عظیم قوت کے سامنے افراد اور حکومتیں پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی ہر قوت و طاقت کا سرچشمہ ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے صبر کرنے والے ایمان دار بندوں کو ان کی کمزوری کے بعد زمین میں اقتدار عطا کر کے ضرور صلہ دیتا ہے۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ
عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ
اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝١٣٨ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ
فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٣٩ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ
اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝١٤٠ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ
يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝١٤١ 16 ع 12 6
وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ
مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ
هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٤٢ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ
رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى
الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى
رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ
قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٤٣

(138) جب موسیٰ علیہ السلام نے سمندر پر لاٹھی ماری تو سمندر پھٹ گیا اور ہم نے بنی اسرائیل کو پار اتار دیا، پھر ان کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے بتوں کی عبادت میں لگے ہوئے تھے۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی بت بنا دیں جس کی ہم عبادت کریں جیسے ان کے بت ہیں جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! تم اللہ کی عظمت و توحید کے تقاضوں سے بالکل ناواقف ہو اور تمھیں پتہ ہی نہیں کہ شرک اور غیر اللہ کی عبادت جیسی چیزیں اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں۔

(139) بلاشبہ یہ لوگ بتوں کی عبادت کے جس دھندے پر لگے ہوئے ہیں، یہ غیر اللہ کی عبادت انھیں تباہ کر دے گی اور اللہ کی عبادت میں غیروں کو شریک کرنے کی وجہ سے ان کے اطاعت والے سارے کام بھی بے کار ہو جائیں گے۔

(140) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! میں تمھارے لیے کیسے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود تلاش کروں جن کی تم عبادت کرو، حالانکہ تم نے اس کی قدرت کی عظیم نشانیوں کا مشاہدہ کیا ہے اور اس نے تمھیں تمھارے زمانے کے تمام لوگوں پر فضیلت دے کر تم پر انعام کیا کہ تمھارے دشمن کو ہلاک کر کے تمھیں ان کا جانشین بنایا اور پھر زمین میں اقتدار بھی بخشتا ہے۔

(141) اے بنی اسرائیل! وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمھیں فرعون اور اس کی قوم سے نجات دی۔ وہ تمھاری بری طرح تذلیل کرتے تھے۔ تمھارے ساتھ کئی طریقوں سے ذلت آمیز سلوک کرتے۔ تمھارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمھاری بیٹیوں سے خدمت لینے کے لیے انھیں زندہ رکھتے۔ فرعون اور اس کی قوم سے نجات دے کر اللہ تعالیٰ نے تمھیں آزمایا ہے جس کا تقاضا ہے کہ تم اپنے رب کا شکر ادا کرو۔

(142) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے لیے ان سے تیس راتوں کا عہد لیا، پھر اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کا اضافہ کر کے چالیس پوری کر دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے رب سے ہم کلامی کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا: اے ہارون! تم میری قوم میں میری جانشینی کرنا، نرمی اور سمجھداری سے ان کے معاملات کی اصلاح کرتے رہنا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فساد کرنے والوں کی راہ پر مت چلنا اور نافرمانوں کے مددگار نہ بننا۔

(143) جب موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ہم کلامی کے لیے مقرر وقت پر گئے، جو کہ مکمل چالیس راتیں تھیں، اور مختلف اوامر و نواہی کے متعلق ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق ابھرا اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کا شرف پانے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں جواب دیا: تم دنیا کی زندگی میں مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے کیونکہ تم میں اس کی قدرت نہیں۔ ہاں، تم اس پہاڑ کی طرف دیکھنا جب میں اس پر اپنے نور کا جلوہ دکھاؤں گا۔ اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا اور متاثر نہ ہوا تو تم مجھے دیکھ سکو گے اور اگر وہ زمین بوس ہو گیا تو تم دنیا میں مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ پر اپنا جلوہ دکھایا تو اسے ریزہ ریزہ کر کے زمین کے برابر کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر گئے۔ پھر جب بے ہوشی سے ہوش میں آئے تو عرض کی: اے میرے رب! میں ہر اس چیز سے تجھے پاک قرار دیتا ہوں جو تیرے شایانِ شان نہیں۔ میں نے دنیا میں تیرے دیدار کا جو تقاضا کیا، اس پر تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں اپنی قوم میں سے ایمان لانے والا سب سے پہلا فرد ہوں۔

**فوائد:** ❀ مذکورہ واقعات سے پتا چلتا ہے کہ بنی اسرائیل اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کی موجودگی کے باوجود ایک کے بعد دوسری گمراہی میں پڑتے رہے۔

❀ کسی امت کی ذلت کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ محض اپنی رائے اور خواہش سے برے کو اچھا اور اچھے کو برا سمجھنا شروع کر دے۔

❀ امت کی اصلاح کرنا اور شر و فساد کے دروازوں کو بند کرنا انبیائے کرام اور دعوت دین دینے والوں کا بنیادی ہدف ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ دنیا میں اسے اس کی مخلوق میں سے کوئی نہ دیکھے اور عنقریب وہ آخرت میں اپنے پسندیدہ بندوں کو اپنے دیدار کا شرف بخشے گا۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ
بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا
لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ
شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ
سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ
يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ
لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ
وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ
17 ع 6 7 اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ۧ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ
حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ
وقف لازم وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا
سُقِطَ فِىْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ
لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾



(144) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے موسیٰ! میں نے تجھے چن لیا اور لوگوں پر فضیلت بخشی، اس طرح کہ تجھے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور بغیر کسی واسطے کے براہِ راست تجھ سے کلام کر کے تجھے عزت بخشی، لہٰذا یہ جو عظیم شرف میں نے تجھے دیا ہے، اس کی پاسداری کر اور اس عظیم عطیے پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بن جا۔

(145) اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو لکڑی وغیرہ کی تختیوں میں ہر وہ چیز لکھ دی جس کی بنی اسرائیل کو دینی یا دنیاوی اعتبار سے ضرورت تھی تاکہ ان میں سے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ نصیحت حاصل کرے، اور ان احکام کی پوری تفصیل بھی بتا دی جن کی تفصیل کی انھیں ضرورت تھی، چنانچہ ہم نے کہا: اے موسیٰ! یہ تورات پوری سنجیدگی اور مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ اس میں مذکور صبر اور عفو وغیرہ جیسے عظیم اجر والے احکام پورے آداب و شرائط کے ساتھ نہایت عمدہ اور خوب تر طریقے سے بجا لائیں۔ عنقریب میں تمھیں ان لوگوں کا انجام دکھاؤں گا جنھوں نے میرے حکم کی مخالفت کی اور میری اطاعت سے سرکشی کی، کہ وہ کس طرح تباہ و برباد ہوتے ہیں۔

(146) جو لوگ اللہ کے بندوں پر اور حق کے مقابلے میں ناحق تکبر کرتے اور بڑا بنتے ہیں، میں انھیں کائنات اور خود ان کی جانوں میں جو میری نشانیاں ہیں، ان سے عبرت حاصل نہیں کرنے دوں گا اور نہ وہ میری کتاب کی آیات ہی کو سمجھ پائیں گے۔ اگر وہ ہر نشانی دیکھ بھی لیں تو بھی اس کی تصدیق نہیں کریں گے۔ اس کا سبب ان آیات پر ان کی نکتہ چینی، ان سے بے رُخی اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی دشمنی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے حصول والی راہِ حق دیکھ بھی لیں تو اس پر نہیں چلیں گے اور نہ اس میں دلچسپی لیں گے۔ اگر وہ ضلالت و گمراہی کا راستہ دیکھ لیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث بنتا ہے تو فوراً اسے اختیار کر لیں گے۔ یہ سزا انھیں اس وجہ سے ملی کہ انھوں نے رسولوں کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی کا ثبوت پیش کرنے والی عظیم آیات کو جھٹلایا اور ان میں غور و فکر کرنے میں غفلت برتی۔

(147) جن لوگوں نے ہمارے رسولوں کی صداقت بیان کرنے والی آیات کو جھٹلایا اور روزِ قیامت اللہ کی ملاقات کو جھوٹ قرار دیا، ان کے اطاعت والے اعمال بھی برباد ہو گئے کیونکہ ان میں قبولیت کی شرط ایمان ہی مفقود تھی، اس لیے انھیں ان پر ثواب نہیں ملے گا۔ انھیں قیامت کے دن صرف ان کے کفر و شرک کا بدلہ ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے تھے اور وہ بدلہ یہ ہے کہ انھیں ہمیشہ آگ میں رکھا جائے گا۔

(148) اور موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ہم کلامی کے لیے گئے تو ان کی قوم نے اپنے زیورات سے بچھڑے کی ایک مورتی بنالی جس میں جان نہیں تھی، البتہ اس میں آواز تھی۔ کیا انھوں نے یہ نہ دیکھا کہ یہ بچھڑا ان سے کلام کرتا ہے نہ خیر اور بھلائی کے کسی مادی یا روحانی راستے کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے، وہ انھیں کوئی نفع دے سکتا ہے نہ ان سے کوئی نقصان دور کر سکتا ہے۔ انھوں نے اسے معبود بنا کر اپنے آپ ہی پر ظلم کیا ہے۔ (149) پھر جب وہ نادم اور پریشان ہوئے اور انھیں اپنی گمراہی کا یقین ہو گیا کہ انھوں نے بچھڑے کو معبود قرار دے کر سیدھی راہ چھوڑ دی ہے تو انھوں نے گڑگڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور کہا: اگر ہمارے رب نے اپنی اطاعت کی توفیق دے کر ہم پر رحم نہ کیا اور بچھڑے کی عبادت والا ہمارا گناہ نہ بخشا تو ہم ان لوگوں میں سے ہو جائیں گے جن کی دنیا و آخرت کھوٹی ہو گئی۔

**فوائد:** ❀ بندے پر فرض ہے کہ وہ اپنے قول و فعل سے اس فضل و احسان کا اظہار کرتا رہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کیا ہے کیونکہ شکر سے مزید نعمتیں ملتی ہیں۔
❀ بندے کو اقوال و افعال میں احسن اور بہتر کو اختیار کرنا چاہیے۔
❀ شریعت کو پوری سنجیدگی اور اطاعت کے پختہ عزم سے قبول کرنا واجب ہے اور اس میں بیان کردہ نفع بخش اور اصلاح والے امور کو اپنانے کا جذبہ رکھنا، نیز شر و فساد سے دور رہنا ضروری ہے۔ ❀ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے حق میں کوئی کوتاہی کرے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے گناہ کا اعتراف کرے کہ اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور اس گناہ کی سزا سے معافی صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا
خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ
وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَ
لَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَ
أَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا 18 ع 4 8
الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ
وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا
مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٥٣﴾
وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا
هُدًى وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ
قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ
لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ
مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ
تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿١٥٥﴾



(150) جب موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ہم کلامی کے بعد واپس آئے تو قوم کے بچھڑے کو معبود بنانے کی وجہ سے ان کے خلاف غم و غصے سے بھرے ہوئے تھے۔ کہا: اے میری قوم! تم نے میرے جانے کے بعد میری عدم موجودگی میں نہایت بری حرکت کی ہے جو تباہی اور بدبختی کا باعث ہے۔ کیا تم میرا انتظار کر کے تھک گئے تھے کہ تم نے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی؟! اور انھوں نے شدید غم و غصے سے وہ تختیاں پھینک دیں (جن میں تورات لائے تھے) اور اپنے بھائی ہارون کو سر اور ڈاڑھی سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے کہ ان کی موجودگی میں قوم بچھڑے کی عبادت میں لگ گئی اور وہ انھیں بچھڑے کی پوجا سے ہٹا نہ سکے۔ ہارون علیہ السلام نے معذرت اور شفقت و مہربانی کی درخواست کرتے ہوئے کہا: اے میرے ماں جائے بھائی! بلاشبہ لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور میری تذلیل کی اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے، لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی سزا مت دیں کہ میرے دشمن خوش ہوں اور مجھ پر غصہ نکال کے مجھے ان لوگوں میں شمار نہ کریں جو غیر اللہ کی عبادت کی وجہ سے ظالم ٹھہرے۔

(151) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی: اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی ہارون کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما کہ وہ ہر طرف سے ہمیں گھیر لے اور اے ہمارے رب! تو ہم پر سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(152) بلاشبہ جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا اور اس کی عبادت کرتے رہے، ان پر بہت جلد ان کے رب کا شدید غضب نازل ہوگا۔ وہ رب تعالیٰ کو ناراض کرنے اور اس کی توہین کرنے کی وجہ سے اس دنیا میں ذلیل و رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں۔

(153) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ شرک اور نافرمانی جیسے گناہ کیے، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیا کہ اس پر ایمان لے آئے اور جو نافرمانیاں وہ کرتے تھے، ان سے باز آ گئے تو اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اس توبہ کے بعد اور شرک سے ایمان اور گناہ سے اطاعت کی طرف پلٹنے کے بعد ان کے عیبوں پر پردہ ڈال کر اور ان سے درگزر فرما کر ان کو بے حد بخشنے والا ہے اور ان پر خوب رحم فرمانے والا ہے۔ (154) جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور جوش تھم گیا تو انھوں نے وہ تختیاں اٹھائیں جنھیں غصے سے پھینکا تھا۔ یہ تختیاں ہدایت و گمراہی کی وضاحت پر مشتمل تھیں اور ان میں حق کا بیان تھا۔ یہ تختیاں اپنے رب سے ڈرنے والوں اور اس کی سزا کا خوف رکھنے والوں کے لیے رحمت کی خوشخبری پر بھی مشتمل تھیں۔ (155) موسیٰ علیہ السلام نے بچھڑے کی عبادت کے گناہ کی معافی مانگنے کے لیے قوم کے ستر معززین کو منتخب کیا تاکہ وہ اپنی قوم کے بیوقوفوں کے کرتوت کی اپنے رب سے معافی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے ایک مقرر وقت میں حاضر ہونے کا وعدہ لیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی گستاخی پر اتر آئے اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ آمنے سامنے دکھا۔ یہ کہنا تھا کہ وہ زلزلے کی زد میں آ گئے اور اس کی ہولناکی سے بے ہوش اور ہلاک ہو گئے، پھر موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے سامنے گڑگڑائے اور عرض کی: اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو یہاں آنے سے پہلے ہی انھیں اور ان کے ساتھ مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔ کیا تو ہم میں سے چند بےوقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کر دے گا؟ میری قوم نے بچھڑے کی جو عبادت کی ہے، وہ بھی تیری طرف سے ایک آزمائش اور امتحان ہے جس کے ساتھ تو جسے چاہتا ہے، گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ تو ہی ہمارے معاملات کا سرپرست ہے۔ ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر اپنی وسیع رحمت فرما۔ تو ہی سب سے بہتر گناہ بخشنے والا اور غلطیاں معاف کرنے والا ہے۔

**فوائد:** ❀ ان آیات سے معلوم ہوا کہ جب دلائل بالکل واضح ہوں تو ان کے متضاد اور برعکس غلط اجتہاد پر احکام صادر کرنا ناجائز ہے، اسے فقہاء اجتہاد نہیں بلکہ تاویل بعید کہتے ہیں۔ ❀ دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا کی جائے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے پہلے اپنے لیے اپنے غصے میں آنے کی مغفرت طلب کی، پھر اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لیے بخشش مانگی، کہ شاید بچھڑے کی پوجا سے قوم کو روکنے میں ان سے کوئی کمی کوتاہی ہو گئی ہو۔ ❀ غصے سے ڈرایا گیا ہے اور اس بات کی بھی تنبیہ ہے کہ غصہ انسانی عقل پر حاوی ہو جاتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لفظ ''سَکَتَ'' (ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا) استعمال کیا ہے، گویا ایسی حالت میں انسان کو حکم دینے اور منع کرنے والا اس کا غصہ ہی ہوتا ہے اور آدمی عقل و شعور سے کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنا اور اس کی سخت پکڑ کا خوف رکھنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں موسیٰ علیہ السلام کا مقام و مرتبہ دیکھیے اور اللہ کے غضب سے ان کا ڈرنا بھی ملاحظہ کیجیے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا
هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ
الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٦﴾ الَّذِينَ
يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ
الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ
عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَ
اتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٥٧﴾ 19 ع 9
قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي
وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٨﴾ وَ
مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٩﴾



(156) اور ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کر لے جنھیں تو نے اس دنیا میں انعام و اکرام اور عافیت کے ذریعے سے عزت بخشی ہے اور نیک اعمال کی توفیق دی ہے اور ہمارا شمار اپنے ان نیک بندوں میں بھی فرما جن کے لیے تو نے آخرت میں جنت تیار کر رکھی ہے۔ ہم تیرے حضور توبہ کرتے اور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں بدبختی کے اسباب فراہم کرنے والے انھی لوگوں پر اپنا عذاب نازل کرتا ہوں جن کے لیے چاہتا ہوں اور دنیا میں میری رحمت ہر شے کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔ ہر مخلوق اللہ کی رحمت سے فیض یاب ہو رہی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان نے ڈھانپ رکھا ہے۔ آخرت میں مَیں اپنی رحمت ان لوگوں کے لیے خاص کر دوں گا جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرتے ہیں، حقدار لوگوں کو اپنے مالوں کی زکاۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

(157) یہ لوگ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں جو اُمی نبی ہیں، یعنی پڑھتے لکھتے نہیں، اور ان پر صرف ان کے رب کی وحی آتی ہے۔ وہی نبی جن کے نام، صفات اور نبوت کا ذکر وہ اس تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو موسیٰ (علیہ السلام) پر اتاری گئی اور اس انجیل میں بھی جو عیسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئی۔ وہ انھیں وہ باتیں بتاتے ہیں جن کا اچھا اور درست ہونا سب کے ہاں معروف ہے۔ اور انھیں ان باتوں سے منع کرتے ہیں جو درست عقل والوں اور سلیم الفطرت لوگوں کے نزدیک بری ہیں۔ وہ ان کے لیے کھانے پینے اور نکاح وغیرہ جیسی لطف اندوز ہونے والی بے ضرر چیزوں کو مباح قرار دیتے ہیں اور ان میں سے خبیث چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں اور ان سے وہ سخت مشکلات دُور کرتے ہیں جن کا وہ شکار تھے، جیسے قاتل کو بہر صورت بدلے میں قتل کرنا ضروری تھا، خواہ اس نے جان بوجھ کر قتل کیا ہو یا غلطی سے، چنانچہ بنی اسرائیل اور دیگر لوگ جو ان پر ایمان لائے اور ان کی عزت و توقیر کی اور ان کے کافر دشمنوں کے خلاف ان کی مدد و نصرت کی، نیز ان پر نازل ہونے والے نورِ ہدایت قرآن کی پیروی کی تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں جو اپنا مطلوب (جنت) پالیں گے اور جس (جہنم) سے وہ ڈرتے ہیں، اس سے دور رکھے جائیں گے۔ (158) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! میں عرب و عجم کے تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، وہ اللہ جس اکیلے کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہی مردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو موت دیتا ہے، چنانچہ اے لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی و رسول محمد (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو پڑھتے اور لکھتے نہیں۔ وہ صرف وحی لے کر آئے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر آتی ہے۔ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور بلا تفریق اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف اتارا گیا اور جو ان سے پہلے نبیوں پر اتارا گیا۔ اس کی پیروی کرو جو وہ اپنے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ تم ایسی چیز کی طرف ہدایت پاؤ جس میں تمھاری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ان لوگوں کا ذکر کیا جنھوں نے بچھڑے کو معبود بنایا تو ساتھ ہی یہ بھی ذکر فرما دیا کہ بنی اسرائیل میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جنھوں نے بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کی مخالفت کی تھی، چنانچہ فرمایا:

(159) موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ صحیح دین پر کاربند تھا جو لوگوں کی بھی اس کی طرف راہنمائی کرتا تھا اور وہ لوگ عدل کے ساتھ فیصلے کرتے اور ظلم نہیں کرتے تھے۔

**فوائد:** ❀ تورات اور انجیل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور آپ کی صداقت کے بڑے روشن دلائل موجود ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے لیکن بندوں پر اللہ کی رحمت کے مختلف مراتب ہیں جن میں ایمان اور عمل صالح کے اعتبار سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

❀ حالات کے اعتبار سے دعا کبھی مختصر ہوتی ہے اور کبھی لمبی، موسیٰ علیہ السلام نے اس مقام پر مختصر دعا کی۔

❀ اللہ عزوجل کے عدل کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ اس نے اہلِ ایمان کی تھوڑی تعداد کے باوجود ان سے انصاف کیا، چنانچہ بنی اسرائیل کی منفی اور ہدایت سے متصادم صفات کا ذکر کیا جس سے یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ بنی اسرائیل کے سارے لوگ ایسے ہی تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گروہ کا ذکر بھی کر دیا جو ہدایت یافتہ اور دین پر قائم تھا، اگرچہ ان لوگوں کی تعداد تھوڑی ہی تھی۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى
مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ
فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ
الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ
مَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَاِذْ قِيْلَ
لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ
لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا
يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ ع وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ 20 ع 5 10
حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ وقف لازم
حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا معانقة 6 – عند المتاخرين 12
النصف تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾



(160) اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کیا اور جب موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے درخواست کی کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ انھیں پانی پلائے تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: اے موسیٰ! اپنا عصا پتھر پر مارو۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے مارا تو اس سے بارہ قبیلوں کی تعداد کے برابر بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ ہر قبیلے نے پانی پینے کا اپنا خاص گھاٹ معلوم کر لیا۔ اس کے ساتھ کوئی دوسرا قبیلہ اس میں شریک نہ ہوتا تھا۔ ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا جو ان کے ساتھ چلتا اور جہاں وہ رکتے، رک جاتا اور ہم نے اپنی نعمتوں میں سے شہد جیسا میٹھا مشروب اور بٹیر کی طرح کا نہایت عمدہ گوشت والا چھوٹا سا پرندہ ان پر اتارا اور ان سے کہا: ہم نے تمھیں جو پاکیزہ رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ۔ انھوں نے نعمتوں کی ناقدری و ناشکری کر کے اور ظلم و ستم کر کے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کر کے اور اس کی نعمتوں کی ناقدری کر کے خود کو ہلاکت و تباہی میں ڈال کر اپنے آپ ہی پر ظلم کیا۔

(161) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا: بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ اور اس بستی کے پھل جہاں سے اور جس وقت چاہو، کھاؤ اور بستی کے دروازے سے جھک کر اپنے رب کے لیے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے داخل ہونا: اے ہمارے رب! ہماری خطائیں معاف فرما۔ اگر تم نے ایسے کر لیا تو ہم تمھارے گناہوں سے درگزر کریں گے اور عنقریب ہم نیکوکاروں کو دنیا و آخرت کی مزید خیر عطا کریں گے۔

(162) پھر ان میں سے جو ظالم تھے، انھوں نے وہ بات ہی بدل دی جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا۔ مغفرت اور بخشش مانگنے کے بجائے کہنے لگے: ''بالی میں دانہ۔'' اور جس انداز سے جھک کر عاجزی سے داخل ہونے کا انھیں حکم دیا گیا تھا، اس کے بجائے اپنی سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے۔ تب ہم نے ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔

(163) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ان یہود کو وہ سزا یاد دلانے کے لیے جو اللہ نے ان کے بڑوں کو دی تھی، پوچھیں کہ اس بستی کا کیا ماجرا ہے جو دریا کے کنارے تھی؟ جب وہ لوگ ہفتے کے دن شکار کر کے اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کرتے تھے، حالانکہ انھیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن مچھلیوں کا شکار کرنے سے منع کر دیا تھا، جبکہ ہفتے کے روز مچھلیاں ابھرا ابھر کر سمندر کی سطح پر ان کے سامنے آتیں اور دوسرے دنوں میں ظاہر نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت گزاری سے نکل جانے والی حرکتوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے انھیں اس آزمائش میں ڈالا۔ بالآخر انھوں نے شکار کے لیے حیلہ سازی کرتے ہوئے اپنے جال لگا دیے اور گڑھے کھود دیے، چنانچہ ہفتے کے دن مچھلیاں ان میں پھنس جاتیں اور وہ اتوار کے روز انھیں پکڑ کر کھا لیتے۔

**فوائد:** ❀ ناشکری، انکار اور سرکشی، نعمتوں سے محرومی کا سبب ہے۔

❀ عذاب نازل ہونے اور سزا ملنے کا ایک سبب شریعت پر عمل نہ کرنے کی حیلہ سازی ہے کیونکہ یہ ظلم اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز ہے۔

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ
مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ
السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا
يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا
قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ
الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ
مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ
وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا
الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا
وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ
الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ
الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ
بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾

(164) اور اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب ان میں سے ایک گروہ انھیں اس برائی سے روک رہا تھا اور وارننگ دے رہا تھا تو ایک دوسرے گروہ نے اس سے کہا: تم ایسے گروہ کو نصیحت کیوں کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی وجہ سے دنیا ہی میں ہلاک کرنے والا ہے یا روزِ قیامت اسے سخت سزا دینے والا ہے؟ نصیحت کرنے والوں نے کہا: ہمارے نصیحت کرنے کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا فریضہ ادا ہو جائے تاکہ اس کے ترک پر اللہ تعالیٰ ہمارا مؤاخذہ نہ کرے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ شاید وہ نصیحت سے نفع حاصل کریں اور جس گناہ میں وہ پڑے ہیں، اسے چھوڑ دیں۔ (165) پھر جب ان نافرمانوں نے نصیحت کرنے والوں کی نصیحت کو نظر انداز کر دیا اور گناہ سے باز نہ آئے تو ہم نے ان لوگوں کو عذاب سے بچا لیا جو انھیں گناہ سے منع کرتے تھے اور ان لوگوں کو سخت عذاب کے ساتھ پکڑ لیا جو ہفتے کے دن شکار کر کے ظلم و زیادتی کرتے تھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل کر گناہوں پر اڑے ہوئے تھے۔ (166) جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تکبر و سرکشی کی راہ پر چل پڑے اور حد سے گزر گئے اور نصیحت بھی قبول نہ کی تو ہم نے ان سے کہا: اے نافرمانو! تم ذلیل بندر بن جاؤ۔ تو وہ ایسے ہو گئے جیسا ہم نے چاہا تھا۔ ہم جب کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے بس اتنا کہتے ہیں: کُنْ (ہو جا) تو وہ ہو جاتا ہے۔ (167) اور اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کرنا چاہیے جب آپ کے رب نے کھلے عام اعلان کیا کہ وہ دنیا کی زندگی میں قیامت تک یہود پر ایسا شخص ضرور مسلط کرتا رہے گا جو انھیں ذلیل و رسوا کرتا رہے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اپنے نافرمانوں کو بہت جلد سزا دینے والا ہے حتیٰ کہ کبھی انھیں دنیا ہی میں سخت سزا دے دیتا ہے اور بلاشبہ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ ضرور معاف کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔ (168) اور ہم نے زمین میں ان کے مختلف گروہ بنا کر انھیں تتر بتر کر دیا، حالانکہ وہ اکٹھے تھے۔ کچھ ان میں سے نیک ہیں جو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، کچھ میانہ رو ہیں، کچھ گناہ کر کے خود پر زیادتی کرنے والے ہیں۔ ہم نے انھیں خوشحالی اور بدحالی، آسانی اور تنگی سے آزمایا کہ شاید وہ اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں۔ (169) پھر ان کے بعد برے اور نا اہل لوگ ان کے جانشین بنے جنھوں نے اپنے بڑوں سے تورات لی۔ وہ اسے پڑھتے تو ہیں مگر اس کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ وہ دنیا کا حقیر اور ردی مال بطور رشوت لے کر اللہ کی کتاب میں تحریف کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام سے ہٹ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ سے اپنے بارے میں یہ امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا، حالانکہ ان کے پاس اگر دنیا کا یہ گھٹیا مال دوبارہ بھی آئے تو وہ اسے بار بار لیں گے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے ان سے پختہ عہد و پیمان نہیں لیے کہ وہ اللہ کی طرف صرف حق بات منسوب کریں گے جو اس نے کہی ہے، اس میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں کریں گے؟ اور انھوں نے کتابِ الٰہی پر عمل کرنا جہالت کی بنا پر نہیں چھوڑا بلکہ جانتے بوجھتے چھوڑا ہے۔ انھوں نے اس کے مندرجات کو پڑھا اور سیکھا، پھر ترک کیا، اس لیے ان کا گناہ زیادہ سخت ہے، حالانکہ آخرت کا گھر اور اس گھر میں موجود ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اس ختم ہونے والے مال و متاع سے کہیں بہتر ہیں ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرتے ہیں۔ کیا یہ معمولی مال و متاع لینے والے عقل نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے متقین کے لیے جو کچھ آخرت میں تیار کر رکھا ہے، وہ بہتر اور دیرپا ہے؟ (170) جو لوگ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں، اس میں وارد احکام پر عمل کرتے اور نماز کو اس طرح قائم کرتے ہیں کہ وہ اس کے اوقات، شرائط و واجبات اور اس کی سنتوں کا خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ عنقریب انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ پس جس کا عمل نیک ہوا، اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔

**فوائد:** ❀ جب کسی قوم کے گناہوں کے سبب اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائے تو اس قوم کے وہ لوگ بچ جاتے ہیں جو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے رہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کی تدبیر کرنا فرض ہے کیونکہ بسا اوقات وہ دنیا ہی میں بڑا خوفناک ہوتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی سرکشی کی وجہ سے بندر بنا دیا تھا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے ذلت اور مفلسی بنی اسرائیل کا مقدر کر دی اور یہ اعلان کر دیا کہ وہ ہر دور میں ان پر ایسے لوگ مسلط کرتا رہے گا جو ان کے ظلم اور انحراف کی وجہ سے انھیں عذاب کا مزہ چکھاتے رہیں گے۔ ❀ دنیا کی نعمتیں جس قدر بھی بڑی ہوں وہ آخرت کی دائمی نعمتوں کے مقابلے میں انتہائی کم، گھٹیا اور ہیچ ہیں۔ ❀ ایمان کے بعد بندے کا افضل ترین عمل نماز قائم کرنا ہے، کیونکہ نماز دین کا ستون ہے۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧١﴾ وَ
اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ
اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ
تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٧٢﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ
اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا
بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ
مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ شِئْنَا
لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ
الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٧٦﴾ سَاۗءَ مَثَلَا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٧٧﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ
فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٧٨﴾

21 ع 11

(171) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ وقت یاد کریں جب ہم نے پہاڑ اکھیڑ کر اس وقت بنی اسرائیل کے سروں پر لا کھڑا کیا جب وہ تورات کے احکام ماننے سے انکاری ہوئے۔ پہاڑ ان کے اوپر ایسے آ کھڑا ہوا جیسے بادل ان کے سروں پر سایہ فگن ہو۔ انھیں یقین ہوگیا کہ وہ ان پر گرنے والا ہے تب ان سے کہا گیا: جو کتاب ہم نے تمھیں دی ہے، اسے پوری سنجیدگی اور عزم و ہمت سے تھام لو اور اللہ تعالیٰ نے اس میں تمھارے لیے جو احکام مقرر فرمائے ہیں، انھیں یاد رکھو، بھولو نہیں۔ امید ہے انھیں تھامنے سے تم اللہ کی پکڑ سے بچ جاؤ گے۔

(172) اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ وقت بھی یاد کریں جب آپ کے رب نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کی پشتوں سے ان کی اولادوں کو نکالا اور ان سے اپنی ربوبیت کے اثبات کا اقرار لیا۔ یہ اقرار اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں ڈالا تھا کہ وہ ان کا خالق اور رب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا: کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! تو ہمارا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ امتحان اور پختہ عہد ہم نے تم سے اس لیے لیا تاکہ تم روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر قائم ہونے والی دلیل کو چیلنج نہ کر سکو اور یہ نہ کہہ سکو کہ تمھیں اس کا علم نہیں تھا۔

(173) یا یہ حجت پیش نہ کرو کہ یہ عہد تو ہمارے آباء و اجداد نے توڑ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تھا، ہم تو ان کے پیروکار تھے۔ جیسے انھیں شرک کرتے پایا، ہم بھی کرنے لگے اور تم یہ نہ کہو کہ اے ہمارے رب! کیا تو ہمارا مؤاخذہ ان باتوں پر کرتا ہے جو ہمارے آباء و اجداد کرتے رہے کہ انھوں نے شرک کر کے اپنے اعمال برباد کیے، پھر کیا تو اس پر ہمیں عذاب دے گا؟ حالانکہ ہمارا تو کوئی گناہ ہی نہیں کیونکہ ہم نے جہالت کی بنا پر اپنے آباء و اجداد کی پیروی کی۔ (174) جس طرح ہم نے جھٹلانے والی امتوں کے انجام سے متعلق آیات کھول کر بیان کی ہیں، اسی طرح ہم ان کے لیے بھی آیات بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ جس شرک پر لگے ہوئے ہیں، اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس اکیلے کی عبادت کی طرف لوٹ آئیں جیسا کہ وہ اپنے اس پختہ عہد میں اقرار کر چکے ہیں جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔ (175) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بنی اسرائیل کو انھی کے آدمی کا حال پڑھ کر سنائیں جسے ہم نے اپنی آیات دیں۔ اس نے انھیں سیکھا اور اس حق کو سمجھا جس پر وہ آیات دلالت کر رہی تھیں، لیکن اس نے ان پر عمل نہ کیا بلکہ انھیں چھوڑ کر ان سے الگ ہوگیا تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور اس کا دوست بن گیا۔ اس طرح وہ شخص ہدایت یافتہ اور نجات پانے والا ہونے کے بعد گمراہ اور تباہ و برباد ہوگیا۔ (176) اگر ہم اسے ان آیات کے ذریعے سے نفع دینا چاہتے تو ہم ان کی بدولت اسے بلند مرتبہ دیتے، اس طرح کہ ہم اسے ان آیات و احکام پر عمل کی توفیق دیتے جس سے وہ دنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پاتا، لیکن اس نے ذلت و رسوائی والا راستہ اختیار کیا اور وہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہوئے خواہشات کی طرف مائل ہوگیا اور اس باطل کے پیچھے لگ گیا جو اس کے دل کو اچھا لگا۔ دنیا کی شدید حرص میں اس کا حال اس کتے کی طرح ہوگیا جو ہر حال میں ہانپتا پھرتا ہے۔ اگر بیٹھا ہو تو بھی ہانپے اور اگر دھتکارا جائے تو بھی ہانپے۔ یہی مذکورہ مثال ان گمراہ لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ انھیں یہ واقعات سنائیں شاید وہ جس گمراہی اور حق کو جھٹلانے میں غرق ہیں، اس سے باہر آنے کے بارے میں غور و فکر کریں۔ (177) ان لوگوں سے بڑھ کر برا کوئی نہیں ہے جنھوں نے ہمارے دلائل اور نشانیوں کو جھٹلایا اور ان کی تصدیق نہ کی۔ وہ اپنے آپ کو تباہی کی راہ پر ڈال کر خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ (178) جسے اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے، وہی صحیح معنوں میں ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ صراط مستقیم سے دور کر دے تو وہی لوگ اپنا نصیب کھوٹا کرنے والے ہیں جنھوں نے خود کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں ڈالا۔ آگاہ رہو! یہی کھلی ناکامی ہے۔

**فوائد:** ❀ آسمانی کتابوں کے نازل کرنے کا اصل مقصد ان میں وارد احکام پر عمل کرنا ہے، صرف زبان سے ان کی تلاوت اور تجوید سے پڑھنا مقصود نہیں کیونکہ یہ تو انھیں چھوڑنے کے مترادف ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے وقت ہی سے اس میں اپنی توحید کے دلائل کی سمجھ اور ان کا شعور رکھ دیا ہے۔ اگر اس کی فطرت سلامت ہو اور اس میں بگاڑ پیدا کرنے والی کوئی چیز نہ آئی ہو تو وہ ان دلائل کا ادراک کر لیتا ہے اور ان کے تقاضوں پر عمل کرتا ہے۔ ❀ ان آیات میں ان لوگوں کے لیے نصیحت ہے جنھیں قرآن کی آیات پر عمل کی توفیق ملی تاکہ وہ جان لیں کہ انھیں عمل کی توفیق ملنا، ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور تاکہ وہ اپنا تزکیۂ نفس کریں۔ ❀ ان آیات میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ انھیں ہدایت کی طلب اور گمراہی کی لغزشوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور التجا کرنی چاہیے۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا
يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا
يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾
وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ
فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ
22 ع 10 12 يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي
سکتۃ مَتِينٌ ﴿١٨٣﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ
مُّبِينٌ ﴿١٨٤﴾ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ
اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ
حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾ مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَ
يَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ
وقف لازم – وقفِ منزل مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ
عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾



(179) یقیناً ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے، مطلب یہ کہ ہمیں علم تھا کہ وہ دوزخیوں والے کام کریں گے۔ ان کے دل ایسے ہیں جن سے وہ اپنے نفع ونقصان کا ادراک نہیں کرتے اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے وہ اپنے اندر اور آس پاس پھیلی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو نہیں دیکھتے کہ ان سے عبرت حاصل کریں۔ ان کے کان ایسے ہیں جن سے وہ اللہ کی آیات نہیں سنتے کہ ان میں غور وفکر کریں۔ مذکورہ صفات کے حامل یہ لوگ چوپایوں کی طرح بے عقل ہیں، بلکہ وہ گمراہی میں چوپایوں سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے سے غافل ہیں۔ (180) اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نام سب سے اچھے نام ہیں جو اس کے جلال وکمال پر دلالت کرتے ہیں، لہٰذا تم ان ناموں کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی مرادیں مانگو اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو۔ ان لوگوں سے تعلق ختم کر دو جو ان ناموں کے معاملے میں حق سے ہٹے ہوئے ہیں کہ وہ غیر اللہ کو ان ناموں سے پکارتے ہیں یا اللہ سے ان ناموں کی نفی کرتے ہیں، یا ان کے معانی میں تحریف کرتے ہیں، یا انھیں غیر اللہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ ہم ان ناموں میں حق سے انحراف کرنے والے لوگوں کو ان کے اعمال کے باعث ضرور دردناک عذاب دیں گے۔ (181) ہمارے پیدا کیے ہوئے لوگوں میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو خود بھی حق سے ہدایت حاصل کرتی ہے اور دوسروں کو بھی حق کی دعوت دیتی ہے جس سے وہ بھی ہدایت پاتے ہیں اور وہ اس کے موافق عدل وانصاف بھی کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے۔ (182) جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان پر ایمان نہ لائے بلکہ ان کا جانتے بوجھتے انکار کیا تو عنقریب ہم ان پر رزق کے دروازے کھول دیں گے۔ یہ فراوانی ان کی عزت افزائی کے لیے نہیں بلکہ ان کی رسی دراز کرنے کے لیے ہوگی تاکہ جس گمراہی میں وہ پڑے ہیں، اس میں مزید سرکشی اختیار کریں، پھر اچانک ان پر ہمارا عذاب آجائے گا۔ (183) میں ان سے سزا ٹالتا ہوں یہاں تک کہ وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ انھیں سزا نہیں ملے گی، اس لیے وہ جھٹلانے اور کفر کرنے میں اور دلیر ہو جاتے ہیں اور بے دھڑک اس ڈگر پر چلتے رہتے ہیں حتی کہ وہ دوگنے عذاب کے حقدار بن جاتے ہیں۔ بلاشبہ میری تدبیر بڑی مضبوط ہے کہ میں ان سے ایسا سلوک کرتا ہوں جسے وہ فضل واحسان سمجھتے ہیں، حالانکہ میرا ارادہ انھیں رسوا کرنے کا ہوتا ہے۔ (184) کیا اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے رسول کو جھٹلانے والے اپنی عقلیں استعمال کر کے غور وفکر نہیں کرتے کہ انھیں پتہ چلے کہ محمد رسول اللہ ﷺ مجنون نہیں ہیں۔ وہ تو اللہ کے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اپنے عذاب سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے۔ (185) کیا یہ لوگ عبرت کی نگاہوں سے آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت نہیں دیکھتے اور ان میں اللہ کے پیدا کیے ہوئے حیوانات اور نباتات وغیرہ نہیں دیکھتے؟ اور کیا وہ اپنی عمروں کی طرف نہیں دیکھتے کہ ہوسکتا ہے ان کے ختم ہونے کا وقت قریب ہو تو وہ مہلت ختم ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لیں۔ اگر وہ قرآن اور اس میں مذکور وعدہ وعید پر ایمان نہیں لاتے تو اس کے علاوہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے؟! (186) اللہ تعالیٰ جسے راہِ حق سے دور کر دے اور صراط مستقیم سے بھٹکا دے تو اس کی راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کوئی نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ انھیں ان کی گمراہی اور کفر میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے، انھیں کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی۔ (187) یہ جھٹلانے والے شریر لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب آئے گی اور اس کا صحیح علم کیا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میرے یا کسی دوسرے کے پاس اس کا علم نہیں ہے۔ اس کا علم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اسے اس کے متعین وقت پر صرف اللہ تعالیٰ ہی ظاہر کر سکتا ہے۔ اس کے ظہور کا معاملہ آسمانوں اور زمین کی مخلوقات سے چھپا ہوا ہے۔ وہ تم پر اچانک آجائے گی۔ وہ آپ سے قیامت کے بارے میں ایسے پوچھتے ہیں جیسے آپ کو اس کے آنے کا وقت معلوم کرنے کا بڑا شوق ہے۔ انھیں یہ علم نہیں کہ آپ تو اپنے رب کے بارے میں کمال علم رکھنے کی وجہ سے قیامت کے متعلق پوچھتے بھی نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: قیامت کا علم صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

**فوائد:** ❀ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سمجھ بوجھ اور شعور کے آلات دے رکھے ہیں، جیسے دل، آنکھیں اور کان، تاکہ وہ فوائد حاصل کریں اور نقصانات سے بچیں۔ ❀ دعا کی قبولیت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اللہ کے اسمائے حسنیٰ کے واسطے سے دعا کی جائے اور ہر ضرورت کی مناسبت سے اسم مبارک کو وسیلہ بنایا جائے، مثلاً توبہ کے لیے یوں دعا کی جائے: «اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ يَا تَوَّابُ» ”اے بہت توبہ قبول کرنے والے! میری توبہ قبول فرما۔“ ❀ آسمانوں اور زمین کی بڑائی کے بارے میں غور وفکر کرنا چاہیے اور پھر اس نتیجے پر پہنچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہونے کا حق دار ہے، اس لیے کہ وہ اپنی کاریگری میں یکتا، منفرد اور بے مثال ہے۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ
كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ
السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ
فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ
دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾
فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ
تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ
اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ
بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ
بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾



(188) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں تو خود اپنی ذات کو نفع پہنچانے اور اس سے نقصان دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے۔ اس کا اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اور میں صرف وہی جانتا ہوں جو میرے اللہ نے مجھے سکھایا ہے۔ میں غیب نہیں جانتا۔ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے علم کے مطابق نفع و نقصان کے تمام اسباب بروئے کار لاکر ہر فائدہ حاصل کرتا اور ہر نقصان سے محفوظ رہتا کیونکہ پھر مجھے واقعات پیش آنے سے پہلے ہی ان کا علم ہوتا کہ ان کا انجام کیا ہے۔ میں تو صرف اللہ کا رسول ہوں۔ میں اس کی دردناک پکڑ سے ڈراتا ہوں اور اس کے عظیم ثواب کی بشارت دیتا ہوں ان لوگوں کو جو مجھے اللہ کا رسول مانتے اور میری لائی ہوئی تعلیمات کی تصدیق کرتے ہیں۔ (189) اے حضرات وخواتین! وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے تمھیں ایک جان آدم علیہ السلام سے وجود بخشا اور آدم علیہ السلام سے ان کی بیوی حوا کو پیدا کیا۔ حوا کو ان کی پسلی سے پیدا کیا تاکہ وہ ان سے مانوس ہو اور سکون پائے۔ پھر جب کسی میاں نے اپنی بیوی سے قربت کی تو بیوی کو ہلکا سا حمل ٹھہر گیا جس کا اسے احساس تک نہ ہوا کیونکہ وہ ابتدائی حالت میں تھا۔ وہ یہ حمل اٹھائے اپنے کام کاج کرتی رہی۔ اسے کوئی بوجھ محسوس نہ ہوا، پھر جب حمل اس کے پیٹ میں بڑھ گیا اور وہ اس کی وجہ سے بھاری ہوگئی تو دونوں میاں بیوی نے اپنے رب سے یوں دعا کی: اے ہمارے رب! اگر تو ہمیں صحیح سالم اور تندرست وتوانا بیٹا دے تو ہم تیری نعمت پر خوب شکر گزاری کریں گے۔ (190) پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی دعا قبول کرلی اور ان کی دعاؤں کے مطابق انھیں صحیح سالم بیٹا عطا کر دیا تو وہ دونوں اللہ کی عطا وعنایت میں اس کے شریک ٹھہرانے لگے۔ انھوں نے اپنے بیٹے کو اللہ کے سوا غیروں کا عبد (بندہ) بنا دیا اور اس کا نام عبدالحارث رکھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر شریک سے بلند تر اور پاک ہے۔ وہ ربوبیت والوہیت میں یکتا اور منفرد ہے۔ (191) کیا وہ ان بتوں وغیرہ کو عبادت میں اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں یہ بت کوئی چیز پیدا نہیں کرسکتے کہ وہ عبادت کے مستحق ہوں بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، پھر وہ انھیں اللہ تعالیٰ کا شریک کیسے بناتے ہیں؟! (192) جب یہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کی مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ خود اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں تو پھر وہ ان کی عبادت کیسے کرتے ہیں؟ (193) اے مشرکو! اگر تم ان بتوں کو جنھیں تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے معبود قرار دے رکھا ہے، ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمھاری درخواست مانیں گے نہ تمھاری پیروی کریں گے، اس لیے تمھارا انھیں پکارنا یا خاموش رہنا دونوں برابر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ محض جمادات ہیں، عقل وشعور اور سننے بولنے کی طاقت سے محروم ہیں۔ (194) اے مشرکو! اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو، بلاشبہ وہ تو خود اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اور اس کی ملکیت ہیں۔ وہ تم جیسی مخلوق ہیں بلکہ تم ان سے بہتر حالت میں ہو کیونکہ تم زندہ ہو، چلتے پھرتے، بولتے سنتے اور دیکھتے ہو جبکہ تمھارے بت تو ایسے بھی نہیں۔ ان کے بارے میں تم جو دعویٰ کرتے ہو، اگر تم اس میں سچے ہو تو انھیں پکارو کہ وہ تمھاری بات کا جواب دیں۔ (195) جن بتوں کو تم نے معبود بنا رکھا ہے، کیا ان کی ٹانگیں ہیں جن پر چل کر وہ تمھاری ضرورتیں پوری کریں؟ یا ان کے ہاتھ ہیں جن کی قوت کے ذریعے سے وہ تمھارا دفاع کرسکیں؟ یا ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ تمھاری کوئی غائب چیز دیکھ کر تمھیں خبر دے سکیں؟ یا ان کے کان ہیں کہ وہ کوئی ایسی چھپی بات سن سکیں جو تمھیں سنائی نہیں دیتی اور وہ سن کر تمھیں اس سے آگاہ کریں؟ اگر وہ ان ساری چیزوں سے عاری ہیں تو پھر تم نفع کی امید اور نقصان دور کرنے کی غرض سے ان کی عبادت کیسے کرتے ہو؟! اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: جنھیں تم اللہ تعالیٰ کا ہمسر سمجھتے ہو، انھیں بلالو، پھر میرے خلاف سازش کرو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔

**فوائد:** ❀ ان آیات میں اس آدمی کی جہالت کا بیان ہے جو نفع کے حصول اور نقصان سے بچاؤ کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کو پکارتا ہے کیونکہ نفع تو اس بشارت یا ڈراوے کے مطابق عمل سے حاصل ہوسکتا ہے جس کے لیے آپ کو بھیجا گیا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے مرد کی جنس سے اس کی بیوی بنائی کہ وہ اس کی قربت سے اطمینان محسوس کرے اور اس سے مانوس ہو تاکہ نسل انسانی کے بڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کا ظہور یقینی ہو۔ ❀ مخلوقات میں سب سے افضل، اکمل اور اشرف مخلوق انسان کے شایانِ شان نہیں کہ وہ گھٹیا اور حقیر ترین چیزوں، یعنی پتھروں اور لکڑیوں وغیرہ کے جھوٹے معبودوں کی عبادت میں خود کو مشغول کرے۔

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖۗ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾
وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ
اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ
وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ
الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ
مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾
وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ
مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ
رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا
لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ
وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ السجدة

السجدة 1 - 24 ع 18 14



(196) بلاشبہ میرا مددگار اور معاون اللہ ہے جو میری حفاظت کرتا ہے۔ میں اس کے سوا کسی سے امید نہیں رکھتا اور نہ مجھے تمھارے بتوں میں سے کسی کا ڈر ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے لوگوں کی ہدایت کے لیے مجھ پر قرآن نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے نیک بندوں کی کارسازی کرتا اور ان کی حفاظت اور مدد فرماتا ہے۔ (197) اے مشرکو! تم جن بتوں کو پکارتے ہو، وہ تمھاری کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ وہ تو اپنی مدد کرنے پر بھی قادر نہیں۔ وہ بالکل بے بس ہیں، پھر تم انھیں اللہ تعالیٰ کے سوا کیسے پکارتے ہو؟ (198) اے مشرکو! اگر تم اپنے ان معبودوں کو جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، استقامت اور ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمھاری پکار نہیں سنیں گے۔ مورتیوں میں بنی ان کی آنکھوں سے تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمھیں دیکھ رہے ہیں، حالانکہ وہ پتھر ہیں جو دیکھتے نہیں۔ دراصل مشرکین انسانوں اور حیوانوں کی شکل جیسی مورتیاں بناتے تھے۔ ان کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں بھی بناتے لیکن وہ جامد ہوتیں۔ ان میں زندگی اور حرکت نہیں ہوتی تھی۔ (199) اے رسول (ﷺ)! لوگ دل کی خوشی اور آسانی سے جو اعمال بجا لائیں اور جو اخلاق اپنائیں، وہ ان سے قبول کرلیں۔ جو چیز ان کی طبیعت پر گراں گزرے، وہ زبردستی ان پر نہ ٹھونسیں، اس سے وہ نفرت کرنے لگیں گے۔ انھیں ہر اچھی بات اور عمدہ کام کا حکم دیں۔ جاہلوں سے درگزر کریں اور ان کی حماقتوں کا جواب نہ دیں۔ جو آپ کو اذیت دے، آپ اسے اذیت نہ دیں اور جو آپ کو محروم رکھے، آپ اسے محروم نہ کریں۔ (200) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ محسوس کریں یا خیر کے کام میں سستی آنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیں اور اس کا دامن مضبوطی سے تھام لیں کیونکہ وہ آپ کی بات کو خوب سننے والا، آپ کی التجا کو خوب جاننے والا ہے، اس لیے ضرور وہ آپ کو شیطان سے محفوظ رکھے گا۔ (201) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے ہیں، انھیں شیطان جب کسی وسوسے میں مبتلا کرتا ہے اور وہ گناہ کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، نافرمانوں کے لیے اس کی سزا اور فرمانبرداروں کے لیے اس کے ثواب کو یاد کرتے ہیں اور اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے توبہ کرلیتے ہیں۔ ان کی غفلت ختم ہوجاتی ہے اور وہ ہوش میں آکر گناہ سے باز آتے اور حق پر قائم ہوجاتے ہیں۔ (202) اور کافر و فاجر جو شیطانوں کے بھائی ہیں، انھیں شیاطین گناہ در گناہ میں مبتلا کرکے مزید گمراہی میں گھسیٹتے چلے جاتے ہیں۔ نہ شیاطین گمراہ کرنے اور بھٹکانے میں کوئی کسر چھوڑتے ہیں اور نہ فاسق و فاجر لوگ نافرمانی اور گناہ کرنے میں کوئی کمی کرتے ہیں۔ (203) اے رسول (ﷺ)! جب آپ ان کے پاس کوئی نشانی اور معجزہ لائیں تو وہ آپ کو جھٹلاتے اور اس سے اعراض کرتے ہیں اور اگر آپ ان کے پاس کوئی معجزہ نہیں لاتے تو وہ کہتے ہیں: آپ خود اپنی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں گھڑلائے۔ اے رسول! ان سے کہہ دیں: مجھے خود اپنی طرف سے کوئی معجزہ پیش کرنے کا اختیار نہیں ہے اور نہ میں اللہ کی طرف سے اپنے پاس آنے والی وحی کے علاوہ کسی چیز کی پیروی کرتا ہوں۔ یہ قرآن جو میں تم پر پڑھتا ہوں، یہ تمھارے خالق اور معاملات کی تدبیر کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دلائل اور ثبوت ہیں اور اس کے مومن بندوں کے لیے رحمت اور راہنمائی ہے اور جو مومن نہیں ہیں، وہ گمراہ اور بدبخت ہیں۔ (204) جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو۔ اس دوران میں کلام کرو نہ کسی اور کام میں مصروف ہو۔ امید ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ (205) اے رسول (ﷺ)! عجز و انکسار سے ڈرتے اور گڑگڑاتے ہوئے اپنے رب اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور دعا میں اپنی آواز نہ بالکل پست رکھیں نہ بلند بلکہ درمیانی آواز میں صبح و شام دعا کریں کیونکہ یہ دونوں وقت فضیلت والے ہیں اور ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت میں پڑے ہیں۔ (206) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جو فرشتے آپ کے رب کے ہاں ہیں، وہ اس کی عبادت سے ذرا سرتابی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمانبردار ہیں اور ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ وہ دن رات اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی پاکی بیان کرتے اور اسی ایک کو سجدہ کرتے ہیں۔

**فوائد:** ❀ عقل مند پر اللہ تعالیٰ کی عبادت فرض ہے کیونکہ وہی اللہ اس کے دینی مفادات کا تحفظ کرنے والا ہے جس نے دین کے عظیم علوم پر مشتمل کتاب نازل فرمائی۔ اپنے نیک بندوں کی کارسازی، نگہبانی اور مدد و نصرت کرکے ان کے دنیاوی مفادات کو بھی اسی نے تحفظ بخشا، اس لیے انھیں کسی دشمن کی دشمنی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ❀ ان آیات میں ان مسلمانوں کے لیے بشارت ہے جو اپنے نبی ﷺ کی راہ پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اسی طرح مدد کرے گا جیسے اس نے اپنے نبی ﷺ اور اپنے اولیاء کی مدد کی۔ ❀ ان آیات میں اخلاقیات کا خلاصہ ذکر کیا گیا ہے، وہ یہ کہ بندہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کردے، جو اسے محروم رکھے، اسے نوازے اور جو اس سے قطع رحمی کرے، اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ جب وہ شیطان کے وسوسے میں آکر کسی حرام کام میں ملوث ہو یا واجب کو چھوڑ کر کوئی گناہ کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، سچی توبہ کرے اور گناہوں کو مٹانے والی نیکیاں کرکے اپنی کوتاہی کا ازالہ کرے۔

سورۃ الانفال مدنی ہے

**مقاصد:** اس سورت میں اس احسان کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بدر میں ان کی مدد کر کے کیا اور فتح و شکست کے ضابطوں کا بیان ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَاۤ
اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ
اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى
الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ
تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾



**تفسیر:** (1) اے رسول (ﷺ)! آپ کے ساتھی آپ سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ان کی تقسیم کیسے ہوگی؟ اور کس کس کو یہ مال ملے گا؟ اے رسول (ﷺ)! ان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہیں: یہ اموالِ غنیمت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہیں اور انھیں خرچ و تقسیم کرنے کا اختیار بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ تمھیں ان کا ہر فیصلہ ماننا اور ہر فیصلے کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا ہے، لہٰذا اے ایمان والو! اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آکر اس سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو، یعنی قطع تعلقی اور ایک دوسرے سے بے رخی اور کدورت چھوڑ کر محبت، صلہ رحمی، حسنِ اخلاق اور عفو و درگزر سے رہو۔ اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ ایمان اطاعت پر آمادہ کرتا اور گناہ اور نافرمانی سے دور کرتا ہے۔ یہ سوال واقعۂ بدر کے بعد ہوا تھا۔ (2) بس سچے ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں، لہٰذا ان کے دل اور جسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جب انھیں اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں جس سے ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے نفع و نقصان میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسا کرتے ہیں۔ (3) یہی ہیں جو نماز کو بروقت صحیح طریقے سے سنت کے مطابق باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انھیں دیا ہے، اس میں سے فرض زکاۃ اور نفل صدقات ادا کرتے ہیں۔ (4) مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی سچے مومن ہیں کیونکہ ان میں ایمان اور ظاہری اسلام کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں بلند مرتبے ہیں اور گناہوں کی معافی کے علاوہ باعزت روزی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نعمتوں کی صورت میں تیار کر رکھی ہے۔ (5) جس طرح مالِ غنیمت کی تقسیم میں تمھارے اختلاف اور تنازع کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے اپنی اور اپنے رسول کی صوابدید پر رکھا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! اسی طرح آپ کے رب نے آپ پر وحی نازل کر کے آپ کو مدینہ طیبہ سے نکل کر مشرکین سے ٹکرانے کا حکم دیا، حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔ (6) اے رسول (ﷺ)! اہلِ ایمان کا یہ گروہ مشرکوں سے جنگ کے حوالے سے آپ سے بحث کر رہا تھا، حالانکہ ان پر واضح ہو چکا تھا کہ یہ جنگ ہو کر رہے گی۔ یہ ایسے تھے جیسے انھیں موت کی طرف دھکیلا جا رہا ہو اور وہ اسے اپنے سامنے دیکھ رہے ہوں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جنگ کے لیے نکلنے کو شدید ناپسند کرتے تھے کیونکہ انھوں نے نہ تو جنگی ساز و سامان ساتھ لیا تھا اور نہ اس کی کوئی باقاعدہ تیاری ہی کی تھی۔ (7) اے جھگڑنے اور بحث کرنے والے مومنو! وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ وہ تمھیں مشرکوں کے دو گروہوں میں سے ایک کے مقابلے میں ضرور کامیابی دے گا، یا تو قافلہ اور اس کا ساز و سامان بطورِ غنیمت تمھیں ملے گا، یا پھر لشکر سے لڑائی کرو گے اور تمھیں ان پر فتح نصیب ہوگی۔ تم یہ چاہتے تھے کہ قافلہ ہی ہاتھ آجائے کیونکہ اس میں لڑائی کے بغیر ہی آسانی غلبہ پانا ممکن تھا، جبکہ اللہ تعالیٰ تمھیں جنگ کا حکم دے کر حق کو غالب کرنا چاہتا تھا تاکہ تم مشرکوں کے سرغنوں کو قتل کر دو اور ان کے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر دو حتیٰ کہ اسلام کی قوت ظاہر ہو اور اس کا رعب قائم ہو جائے۔ (8) تاکہ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کو غالب کر کے حق کا حق ہونا ثابت کر دے اور یہ اسی صورت میں تھا کہ وہ اسلام کی صداقت کے شواہد سامنے لے آئے۔ اور تاکہ اللہ تعالیٰ باطل کو باطل کر دکھائے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا کہ وہ اس کے باطل ہونے کے دلائل واضح کر دے، خواہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار گزرے لیکن اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر کے ہی رہے گا۔

**فوائد:** ❀ بندے کو چاہیے کہ اپنے ایمان کا دھیان رکھے اور اسے بڑھانے کی کوشش کرے کیونکہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا رہتا ہے۔ وہ اطاعت کے کاموں سے بڑھتا اور نافرمانی کے کاموں سے کم ہوتا ہے۔ ❀ بحث مباحثے کا فائدہ اور موقع اس وقت ہے جب معاملہ واضح نہ ہو کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ جب معاملہ واضح ہو جائے تو پھر اطاعت اور تسلیم کرنا ضروری ہے۔ ❀ مالِ غنیمت کی تقسیم کا معاملہ رسولِ اکرم ﷺ کے سپرد کیا گیا ہے، لہٰذا شرعی احکام جاننے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، کسی دوسرے کی طرف نہیں۔ ❀ حق کو ثابت کرنے اور باطل کا پول کھولنے کے لیے اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کی مدد کرنا چاہتا ہے۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ
مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿٩﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ
بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
1 ع 10 15 حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم
مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ
الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ﴿١١﴾ إِذْ
يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ
سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ
الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ
اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ
عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾



(9) بدر کا وہ دن یاد کرو جب تم نے اللہ تعالیٰ سے دشمن کے خلاف مدد و نصرت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے تمھاری فریاد سن لی اور کہا: اے مومنو! اللہ ایک ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد و نصرت فرمائے گا جو ایک دوسرے کے پیچھے لگا تار چلے آئیں گے۔

(10) اے مومنو! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی یہ امداد صرف تمھیں خوشخبری دینے کے لیے بھیجی کہ وہ تمھارے دشمن کے خلاف تمھاری مدد فرمائے گا اور تاکہ اس یقین دہانی سے تمھیں دلی اطمینان ہو ورنہ فتح کا تعلق تعداد کی کثرت اور جنگی ساز و سامان کی فراوانی سے نہیں ہے۔ فتح و نصرت اور مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں سب پر غالب ہے، اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا اور وہ اپنی شریعت اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(11) اے مومنو! وہ وقت یاد کرو جب اللہ تعالیٰ تمھیں دشمن کے طاری ہو جانے والے خوف سے امن دینے کے لیے تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تم پر بارش برساتا تھا تاکہ تمھیں ناپاکی سے پاک صاف کر دے، تم سے شیطانی وسوسے دور کر دے اور اس کے ذریعے سے تمھارے دل مضبوط کرے جس سے دشمن کے ساتھ ٹکراؤ کے وقت تمھارے جسم بھی ثابت رہیں اور تاکہ ریتلی زمین کو جما کر تمھارے قدموں کو مضبوط کر دے کہ وہ زمین میں نہ دھنسیں۔

(12) اے نبی (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب آپ کا پروردگار اہلِ ایمان کی مدد کے لیے بدر میں بھیجے گئے فرشتوں کو حکم دے رہا تھا: اے فرشتو! بے شک میں اپنی مدد و نصرت اور تائید کے ذریعے سے تمھارے ساتھ ہوں۔ دشمن سے لڑنے کے لیے اہلِ ایمان کے حوصلے بڑھاؤ۔ میں ابھی کافروں کے دلوں میں شدید خوف ڈالے دیتا ہوں، لہٰذا اے مومنو! تم ان کافروں کی گردنیں مارو تاکہ وہ مر جائیں اور ان کے جوڑوں اور پوروں پر مارو تاکہ وہ تم سے لڑنے سے ناکارہ ہو جائیں۔

(13) کافروں کا یہ قتل اور ان کے جوڑوں پر یہ مار انھیں اس بات کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ انھیں جس بات کا حکم دیا گیا، انھوں نے اس کی تعمیل کی نہ ان باتوں سے باز آئے جن سے انھیں روکا گیا تھا۔ جو شخص اس حوالے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں قتل و قید کی اور آخرت میں جہنم کی آگ کی سخت سزا دینے والا ہے۔

(14) اے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والو! تمھاری یہی مذکورہ سزا ہے۔ دنیا کی زندگی میں نقد بہ نقد اس کا مزہ چکھو اور اگر تم کفر اور اسلام دشمنی کی حالت میں مر گئے تو آخرت میں تمھارے لیے آگ کا عذاب ہے۔

(15) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! جب جنگ میں تمھارا مشرکوں سے آمنا سامنا ہو اور مقابلے کے لیے میدان میں آ جاؤ تو پھر پسپائی اختیار نہ کرنا اور نہ بھاگنے کے لیے پیٹھ پھیرنا، بلکہ ان کے سامنے ڈٹے رہنا اور ان سے لڑائی پر صبر کرنا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد و نصرت کے ذریعے سے تمھارے ساتھ ہے۔

(16) جو شخص اس موقع پر دشمن سے پیٹھ پھیر کر بھاگے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور پھٹکار کا نشانہ بنے گا اور آخرت میں اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ نہایت برا ٹھکانا اور لوٹنے کی بری جگہ ہے۔ ہاں! اگر وہ کسی جنگی چال کے پیشِ نظر پیچھے ہٹا کہ دشمن کو دھوکا دے کر ان پر دوبارہ حملہ آور ہو یا مسلمانوں کی جماعت اور لشکر کی مدد لینے کے لیے پیچھے ہٹتا ہے تو اسے اجازت ہے۔

**فوائد:** ❀ ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کا پورا دھیان رکھتا ہے اور انھیں ایسے اسباب میسر فرماتا ہے جن سے ان کا ایمان پختہ ہوتا ہے، قدم جم جاتے ہیں اور ان سے ناپسندیدہ امور اور شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں۔ ❀ فتح و نصرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور خاص اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔ تعداد اور تیاری کی اہمیت کے باوجود فتح کا انحصار محض تعداد اور تیاری پر نہیں۔ ❀ بغیر عذر کے میدانِ جنگ سے بھاگنا کبیرہ گناہ ہے۔ ❀ ان آیات میں اہلِ ایمان کو چند جنگی قواعد و ضوابط بتائے گئے ہیں: ❀ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت۔ ❀ دشمن کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونا۔ ❀ لڑائی کے وقت صبر کرنا۔ ❀ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَ
لَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾ إِنْ
تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَ
إِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ
وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا ع 2/9/16
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا
تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ
شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا
يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ
أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا
مِنْكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾



(17) اے مومنو! تم نے بدر کے دن اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر مشرکوں کو قتل نہیں کیا بلکہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے تمھاری خصوصی مدد فرمائی تھی۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ نے مشرکین پر مٹھی بھر خاک پھینکی تو وہ آپ نے ان پر نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی کیونکہ اسے مشرکوں تک پہنچانے والا وہی تھا۔ دشمن کے مقابلے میں تعداد اور تیاری کی کمی کے باوجود مومنوں کو دشمن پر غلبہ عطا کر کے اللہ نے ان پر جو انعام فرمایا، اس کا مقصد بھی ان کی آزمائش تھا تاکہ وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھاری فریادوں اور باتوں کو خوب سننے والا اور تمھارے اعمال اور مصلحت کو خوب جاننے والا ہے۔ (18) یہ مشرکوں کا قتل ہونا، آپ کا ان کے چہروں پر خاک پھینکنا اور ان کا شکست کھا کر بھاگ جانا، نیز مومنوں کو ان کے دشمنوں پر غلبہ دے کر ان پر انعام فرمانا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور کافر اسلام کے خلاف جو سازشیں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ناکام کرنے والا ہے۔ (19) اے مشرکو! اگر تمھارا یہ مطالبہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ظالموں اور زیادتی کرنے والوں پر اپنا عذاب نازل کرے تو وہ اللہ نے تم پر عذاب نازل کر کے پورا کر دیا ہے، چنانچہ اس نے تم پر ایسا عذاب نازل کیا ہے جو تمھارے لیے سزا اور متقین کے لیے نصیحت ہے۔ اگر تم یہ دعا مانگنے سے باز رہتے تو تمھارے لیے بہتر ہوتا۔ ہوسکتا ہے اللہ تمھیں مہلت دے دیتا اور تم سے جلد انتقام نہ لیتا۔ اگر تم نے دوبارہ ایسی دعا کی یا ایمان والوں سے جنگ کی تو ہم بھی دوبارہ تم پر عذاب نازل کریں گے اور اہلِ ایمان کی مدد کریں گے۔ اہلِ ایمان کی قلت کے باوجود تمھیں تمھارا گٹھ جوڑ اور تمھارے مددگار اللہ سے ہرگز نہیں بچا سکیں گے، خواہ وہ تعداد اور تیاری میں کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و تائید کے ذریعے سے مومنوں کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اللہ ہو، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ (20) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اللہ تعالیٰ کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اللہ تعالیٰ کی آیات سننے کے بعد جو تمھارے سامنے پڑھی جاتی ہیں، اس کے حکموں کی مخالفت اور منع کیے ہوئے کام کرنے کی جرأت کر کے اس سے روگردانی نہ کرو۔ (21) اے اہلِ ایمان! تم مشرکوں اور منافقوں کی طرح مت ہو جانا کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتے ہیں: جو قرآن ہم پر پڑھا گیا، اسے ہم نے کانوں سے سن لیا، حالانکہ انھوں نے سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے نہیں سنا ہوتا کہ اس سنے ہوئے قرآن سے فائدہ اٹھائیں۔ (22) بلاشبہ روئے زمین پر چلنے والی مخلوقات میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق وہ بہرے ہیں جو حق قبول کرنے کے لیے نہیں سنتے اور وہ گونگے ہیں جو حق بولتے نہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے احکامات اور ممنوعات کا ادراک اور احساس نہیں کرتے۔ (23) اگر اللہ تعالیٰ ان جھٹلانے والے مشرکوں میں کوئی خیر پاتا تو ان کا سننا ضرور ان کے لیے نفع بخش بنا دیتا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بیان کیے ہوئے دلائل اور ثبوتوں پر ضرور غور و فکر کرتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ جان لیا کہ ان میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔ فرض کریں اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ انھیں سنا دے تو بھی وہ سرکشی کرتے ہوئے ایمان سے پھر جائیں گے اور بے رخی ہی کریں گے۔ (24) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول جب بھی تمھیں کسی بات کا حکم دیں تو اسے بجا لا کر اور اگر کسی کام سے منع کریں تو اس سے اجتناب کر کے ضرور ان کا کہا مانو، خصوصاً جب وہ تمھیں تمھاری حیات بخش چیز، یعنی حق کی طرف بلاتے ہوں۔ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ ایک دفعہ حق کا انکار کرنے کے بعد تم دوبارہ اسے قبول کرنا چاہو تو وہ تمھارے اور قبول کرنے کے درمیان حائل ہو جائے، اس لیے اس کی طرف جلدی کرو۔ یقین رکھو کہ قیامت کے دن تمھیں اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اکٹھا کیا جائے گا اور جو اعمال تم نے دنیا میں کیے ہوں گے، وہ تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔ (25) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے اس عذاب سے بچو جو صرف نافرمانوں پر نہیں آئے گا بلکہ سب لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب ظلم عام ہو جائے گا اور کوئی اسے روکے ٹوکے گا نہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں کی مضبوط گرفت کرنے والا ہے، اس لیے اس کی نافرمانی سے بچو۔

**فوائد:** ❀ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو، چاہے وہ کمزور اور تھوڑے ہوں، غلبہ انھی کو نصیب ہوگا اور یہ معیت اہلِ ایمان کے ایمانی اعمال کے مطابق ہوگی۔ ❀ مومن مادی اسباب اختیار کرنے کا پابند ہے اور جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے اسے مکلف ٹھہرایا ہے، اس کا کرنا اس کے لیے ضروری ہے۔ مومن مادی اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور اعتماد کرتا ہے اور معاملے کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ رہی بات نتائج اور اہداف کے پورا ہونے کی تو وہ اللہ پر چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ ❀ یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایمان اور خیر سے صرف اسی کو محروم کرتا ہے جس میں کوئی بھلائی نہ ہو۔ ایسے شخص کو ایمان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور نہ یہ اس کے ہاں ثمر آور ہی ہوتا ہے۔ ❀ بندے کو چاہیے کہ یہ دعا کثرت سے کرے: «يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ، يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ! اِصْرِفْ قَلْبِي إِلَى طَاعَتِكَ» ''اے دلوں کو پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے۔ اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔'' ❀ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے درمیان برائی کو باقی نہ چھوڑیں ورنہ سب پر اللہ تعالیٰ کا عام عذاب آ جائے گا۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
3 ع 17 عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَ
اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا
قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا
هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ
فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

(26) اے ایمان والو! وہ وقت یاد کرو جب تم مکے میں بالکل تھوڑی تعداد میں تھے، وہاں کے باسی تمھیں کمزور سمجھ کر تم پر ظلم ڈھاتے تھے۔ تم ڈرتے تھے کہیں تمھارے دشمن تمھیں اچک نہ لے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے تمھیں پناہ کے لیے ایک ٹھکانا مدینہ طیبہ کی صورت میں عطا کیا اور کئی جنگوں میں تمھیں دشمن پر فتح دے کر مضبوط کیا۔ ان جنگوں میں بدر کی جنگ بھی تھی۔ اس نے تمھیں پاکیزہ رزق عطا فرمایا اور اس میں وہ اموالِ غنیمت بھی شامل ہیں جو تم نے اپنے دشمنوں سے لیے، تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کی شکر گزاری کرو تو وہ تمھیں ان سے مزید عطا فرمائے گا۔ ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو ورنہ وہ یہ نعمتیں تم سے چھین لے گا اور تمھیں عذاب بھی دے گا۔ (27) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے، ان کے احکام کی تعمیل ترک کر کے اور منع کیے ہوئے کاموں کا ارتکاب کر کے، خیانت نہ کرو اور نہ قرض وغیرہ کی ان امانتوں میں خیانت کرو جن پر تمھیں امین بنایا جاتا ہے جبکہ تم جانتے ہو کہ جو تم نے کیا ہے، وہ خیانت ہے۔ ورنہ تمھارا شمار خائنوں میں ہوگا۔ مال اور اولاد کی محبت چونکہ بندے کو خیانت پر آمادہ کرتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ یہ دونوں آزمائش ہیں، چنانچہ فرمایا: (28) اے ایمان والو! یہ جان لو کہ تمھارے اموال اور تمھاری اولاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے امتحان اور آزمائش ہیں۔ یہ تمھیں آخرت کے لیے عمل سے روک سکتے ہیں اور خیانت پر آمادہ کر سکتے ہیں۔ جان لو کہ اللہ کے ہاں عظیم ثواب ہے، لہٰذا تم اپنے اموال اور اولاد کا خیال کرتے ہوئے اور ان کی خاطر خیانت کر کے اپنا یہ ثواب ضائع مت کرنا۔ (29) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! جان لو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ سے ڈرتے رہے تو وہ تمھیں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی بصیرت عطا کرے گا، پھر حق و باطل تم پر خلط ملط نہیں ہوں گے، جو برے کام تم نے کیے، اللہ انھیں مٹا دے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے اور اس کے عظیم فضل واحسان میں وہ جنت بھی ہے جو اس نے اپنے متقی بندوں کے لیے تیار کر رکھی ہے۔ (30) اے رسول (ﷺ)! اس واقعے کا بھی ذکر کریں جب سارے مشرک آپ کو قید کرنے یا قتل کرنے یا آپ کو آپ کے شہر سے کسی دوسرے شہر کی طرف نکالنے کی چال چلنے کے لیے ایک ہو گئے تھے۔ وہ آپ کے خلاف خفیہ سازشیں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ ان کی سازشیں انھی پر الٹا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ خفیہ تدبیر کرتا ہے اور وہ تمام خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ (31) جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ حق سے دشمنی اور تکبر کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہم اس جیسا کلام پہلے سن چکے ہیں۔ اگر ہم اس قرآن جیسا کلام کہنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں۔ یہ تو کچھ بھی نہیں، یہ تو صرف پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں، اس لیے ہم ہرگز اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ (32) اے رسول (ﷺ)! وہ بھی ذکر کریں جب مشرکوں نے کہا: اے اللہ! جو محمد لائے ہیں، اگر یہ حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا کر ہمیں تباہ کر دے یا ہم پر سخت عذاب نازل فرما۔ انھوں نے یہ بات شدید انکار اور مخالفت میں کہی۔ (33) اے رسول (ﷺ)! اللہ تعالیٰ آپ کی امت پر آپ کی زندگی میں جبکہ آپ ان کے درمیان موجود ہوں، ایسا عذاب نازل نہیں کرے گا جس سے انھیں جڑ سے اکھاڑ دے، خواہ آپ کے ماننے والے امتی ہوں یا امتِ دعوت (جنھیں دعوت دی گئی مگر انھوں نے قبول نہ کی) ہو۔ آپ کی ان میں موجودگی ان کے لیے عذاب سے امان کی گارنٹی ہے اور اللہ تعالیٰ اس قوم پر بھی عذاب نازل نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوں۔

**فوائد:** ❀ شکر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان بڑھتا ہے اور شکر نہ کیا جائے تو کم ہوتا ہے۔ ❀ مسلمانوں کے حالات کی درستی میں امانت کا بہت بڑا کردار ہے۔ جب تک انھوں نے اس کو اختیار کیے رکھا اور اس پر کاربند رہے، ان کے حالات درست رہے۔ یہ نفس کی پرہیزگاری اور اعمال کے اعتدال کی دلیل ہے۔ ❀ منع کیے گئے کاموں سے رک جانے پر اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اجر ہے، وہ منع کیے ہوئے کاموں کو اولاد یا مال کی خاطر کرنے سے حاصل ہونے والے فوائد سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ ❀ ان آیات میں حق سے منہ پھیرنے والوں کی بے وقوفی کا بیان بھی ہے کہ انھوں نے یہ نہیں کہا: اے اللہ! اگر یہ حق ہے تو ہمیں اس کی ہدایت دے۔ ❀ مذکورہ آیات سے استغفار کی یہ فضیلت و برکت ثابت ہوتی ہے کہ وہ عذاب کے آنے میں رکاوٹ ہے۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ
عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ
تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ
يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ 4 ع 18
كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا
فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا
تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٤٠﴾

(34) انھیں عذاب سے کون سی چیز بچا سکتی ہے جبکہ وہ لوگوں کو مسجد الحرام میں نماز پڑھنے اور طواف کرنے سے روک کر عذاب کو خود پر لازم کر چکے ہیں۔ مشرک ہرگز اللہ کے دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دوست صرف متقی لوگ ہیں جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، لیکن مشرکوں کی اکثریت جب اللہ کی دوستی کا دعویٰ کرتی ہے تو انھیں اپنے دعوے کی حقیقت ہی کا علم نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست نہیں ہیں۔

(35) مسجد الحرام کے پاس مشرکوں کی نماز بس یہ تھی کہ وہ سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے، لہٰذا اے مشرکو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول کو جھٹلانے کی وجہ سے تم بدر کے دن قتل اور قید کا عذاب چکھو۔

(36) بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، وہ اپنے مال لوگوں کو اللہ کے دین سے روکنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہی رہیں گے لیکن ان کے مقاصد پورے نہ ہوں گے، پھر ان کے مال خرچ کرنے کا انجام ندامت وحسرت کے سوا کچھ نہ ہوگا کیونکہ مال بھی ضائع کریں گے اور مقاصد بھی حاصل نہ کر سکیں گے، پھر مغلوب ہو جائیں گے اور مومن ان پر غالب آجائیں گے۔ کافروں کو روزِ قیامت جہنم کی طرف ہانکا جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جائیں گے۔

(37) جو کافر اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے اپنے مال خرچ کرتے ہیں، انھیں جہنم کی آگ کی طرف دھکیلا جائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ خبیث کافروں اور پاکیزہ مومنوں کے درمیان حدِ فاصل قائم کر دے اور خبیث لوگوں، خبیث مالوں اور خبیث عملوں سب کو ایک دوسرے کے اوپر اکٹھا کر کے ایک دوسرے سے ملا دے اور سب کا ڈھیر بنا کے انھیں جہنم کی آگ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں کیونکہ انھوں نے اپنی جانوں اور اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے میں ڈالا۔

(38) اے رسول (ﷺ)! آپ کی قوم کے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا، ان سے کہہ دیں: اگر وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے سے باز آجائیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو اس کی راہ سے روکنا بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا، کیونکہ اسلام سابقہ تمام گناہ ختم کر دیتا ہے اور اگر وہ اپنے کفر پر ڈٹے رہیں گے تو سابقہ قوموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قانون گزر چکا ہے کہ جب انھوں نے جھٹلایا اور اپنے کفر پر ڈٹے رہے تو اس نے انھیں جلد سزا دی۔

(39) اے ایمان والو! اپنے کافر دشمنوں سے لڑائی کرو یہاں تک کہ شرک کا اور مسلمانوں کو اللہ کے دین سے روکنے کا سلسلہ بند ہو جائے اور دین اور اطاعت اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہو جائے جس کا اس میں کوئی شریک نہیں۔ اگر کافر اپنے شرک اور اللہ کی راہ سے روکنے سے باز آجائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے اچھی طرح آگاہ ہے اور اس سے کوئی پوشیدہ چیز بھی چھپی ہوئی نہیں ہے۔

(40) اگر وہ کفر اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے کی ممانعت والے حکم سے منہ موڑیں تو اے ایمان والو! یقین رکھو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے خلاف ضرور تمھاری مدد کرنے والا ہے۔ وہ جس کا رفیق اور مددگار ہو تو بہت اچھا مددگار اور حامی ہے۔ جس کا مولیٰ اللہ ہو، وہ کامیاب ہو گیا اور جس کا مددگار اللہ ہو، وہ غالب ہوگا۔

**فوائد:** ❀ مسجد الحرام سے لوگوں کو روکنا بہت بڑا گناہ ہے جس کا مرتکب آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا کے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔
❀ مسجد الحرام کی آبادکاری اور خدمت کے شرف کا حق صرف اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور پرہیزگار لوگوں کو ہے۔
❀ ان آیات میں کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ باطل کی ترویج وترقی میں ان کا بے پناہ مال خرچ کرنا بے فائدہ ہے بلکہ اس کے نتیجے میں جلد انھیں شدید ندامت اور نقصان اٹھانا پڑے گا۔
❀ کافروں کے کفر پر اصرار اور اسلام دشمنی کے باوجود اللہ تعالیٰ انھیں توبہ کرنے اور ایمان لانے کی کھلی دعوت دیتا ہے۔
❀ جس کا حامی اور مددگار اللہ تعالیٰ ہو، اسے کوئی ڈر نہیں اور جس کا دشمن اللہ تعالیٰ ہو، اس کی کوئی عزت نہیں۔